احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

خلافت نمبر
23 مئی 2014ء
23 ہجرت 1393 ہش

☎ 047-6213029
FR-10
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرمایا:

خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

بیت الحمید لاس اینجلس امریکہ

آج خلافت احمدیہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا نام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ اس کے دو مناظر

امریکہ میں جان الیگزینڈر ڈوئی کے شہر زائن میں احمدیہ مشن ہاؤس

اے عصر کے بیمارو! کہتی ہے مسیحائی
اللہ نے بخشا ہے اس دور کو وہ قائد

"الدار" میں آ جائے جس نے ہو شفا پانی
شمشیر قلم جس کا اور وار ہے لاثانی

خدا تیری محبت دلوں میں ڈالے گا
لاس اینجلس سٹی (Los Angeles City) کی چابی خلیفۃ المسیح کے سپرد کر دی گئی

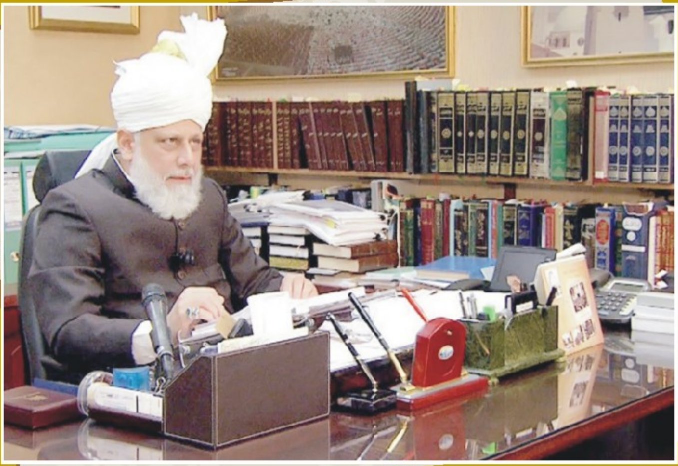

ایم ٹی اے پر پہلی مرتبہ عربی زبان میں Live خطاب

دورہ امریکہ 2013ء کے دوران ایک خوبصورت جھیل کی سیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وال سٹریٹ جرنل امریکہ کی نمائندہ کو انٹرویو دے رہے ہیں

Aachen سٹی ہال جرمنی کے آفیشل وزٹ کے بعد حضور انور
ہال سے باہر رونق افروز ہیں (5 جون 2012ء)

حضور انور دارالامن Friedberg جرمنی کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں

یہ خاص عطاءِ ربی ہے ہم اہلِ وفا، اہل اللہ پر
اب تھام لو اس کو اے لوگو جو حبل اللہ اتر آئی

ہر قلب پہ جلوہ گر ہو کر مامور ابن منصور ہوا
مانند عروۃ الوثقیٰ یہ اب دست مسرور ہوا

ادار یہ

خلافت ہماری بقا اور کامرانی کی ضمانت ہے

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ انسانوں کو اپنی صفات کا مظہر بنانے کے لئے پاک وجود تخلیق کرے۔ جو اس کے اور نوع انسان کے درمیان شفیع اور ابن آدم کے لئے کامل نمونہ ہوں تو اس نے انبیاء کے ارفع و اعلیٰ وجودوں کو چنا۔ انہیں اپنے جلال اور جمال کے ہاتھوں سے تخلیق کیا ان کے دلوں میں اپنی محبت اور مخلوق کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھردی۔ ان کے سینوں میں اپنی خشیت اور انسان کے لئے دلسوزی رکھ دی۔ ان کی روحوں کو اپنے رحم اور وفا سے وافر حصہ دیا اور دوسری طرف خدمت خلق کی ایسی جوت جگائی کہ ہر انسانی عظمت اور جسمانی اور روحانی ترقی کا ہر کمال انہی کے مرہون منت دکھائی دیتا ہے۔

پس خلافت الٰہیہ ہی ہے جو انسان کو بام عروج پر پہنچاتی ہے۔ جس کا آغاز نبوت سے ہوتا ہے اور اس مقصد سے کہ انسانیت کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری کیا اور نبوت کے سارے فیضان اس کے ہمراہ کردیئے۔

یہ سلسلہ آدم سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ تک جاری رہا۔ آپ ہی کے پیغام کو حضرت مسیح موعود نے دوبارہ بلند سروں میں الاپا۔ ایمان کو ثریا سے زمین پر لائے۔ دلوں کی مردہ زمینوں کو حیات نو بخشی۔ مگر یہ سلسلہ 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہوگیا۔ بلکہ خدا کی دوسری قدرت ظاہر ہوئی۔ جس نے ان برکات کو ابدی کردیا۔

پس آج خلافت احمدیہ حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں آسمانی برکتوں اور سچائیوں کو تقسیم کررہی ہے۔ آج یہ وہی حبل اللہ ہے۔ جس کی تمام نبیوں خصوصاً سید ولد آدم کی زبان سے بشارت دی گئی تھی۔ یہ خدا سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآنی انوار اور رسول کریم ﷺ کی تجلیات دنیا پر ظاہر کرنے کا روحانی نظام ہے۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کا راستہ ہے۔ ہر تاریکی کے آخری سرے پر نور کی کرن ہے۔ خدا کے الہام اور کلام سے مشرف ہونے کا روحانی آلہ ہے۔ انسانیت کو امن کا پیغام ہے۔ تسکین قلب کی دوا ہے۔

خلافت احمدیہ کی 106 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اس سے سچائی اور وفا کا تعلق جوڑنے والے خدا کے حضور سرخرو ہوگئے۔ دربار رسولؐ میں قبولیت پاگئے۔ قرآن کے معارف ان پر کھلنے لگے۔ ستاروں اور سیاروں نے بھی اپنے راز ان پر اگل دیئے۔ علوم کی کنجیاں ان کے ہاتھوں میں تھما دی گئیں۔ مگر خلافت سے تعلق توڑنے والے ہر خیر اور برکت سے محروم کردیئے گئے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت عبدالرحمٰن صاحب خادم یہ سب خلافت کے نور سے منور تھے۔ دنیا کی نظر میں بے علم اور بے حیثیت تھے۔ مگر خلافت کی دعاؤں نے انہیں بڑے بڑے علماء پر فتح بخشی۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان کی تمام کامیابیوں کا راز خلافت کی سچی اطاعت میں تھا۔ جنہیں حضرت مصلح موعود نے اپنی زبان قرار دیا اور خدا نے انہیں یواین او میں ناقابل تردید دلائل کے ساتھ ریکارڈ تقریروں اور خدمات کی توفیق عطا کی۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر کو زباندانی کا دنیا کا سب سے بڑا ستارہ خلافت احمدیہ نے بنایا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبیل انعام کے پیچھے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں اور خلافت احمدیہ کی دعائیں تھیں۔

ربوہ کا قیام و استحکام، اس کی ہر اینٹ اور اس کے ہر پتہ پر خلافت سے وفا کرنے والوں کا نام لکھا ہے۔ روزنامہ الفضل بھی خلافت سے زندہ تعلق کے ساتھ زندہ ہے۔ جو برصغیر میں اہل حق کا قدیم ترین زندہ اخبار ہے۔ جس کی ایک شاخ یورپ سے پھوٹتی ہے اور خلافت کی آواز بن کر ہر صبح دنیا بھر میں سورج کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

لندن سے لے کر یورپ کے دور دراز جزیروں تک، افریقہ کے مرغزاروں سے لے کر ریگستانوں تک، امریکہ کی آبادیوں سے لے کر ساحلوں تک ایشیا اور آسٹریلیا کی قدیم تہذیبوں سے لے کر مقدس سرزمینوں تک پہاڑوں کی چوٹیوں سے لے کر بلند ترین آخری انسانی آبادیوں تک ہر جگہ خدا اور محمدؐ کا پیغام انہی دیوانوں کو پہنچانے کی توفیق ملی۔ جو خلافت احمدیہ کے کامل مطیع اور مظہر خلافت کے سچے جاں نثار تھے۔

دیکھو وہ لوگ جو بڑے علماء کہلاتے تھے۔ صاحب ثروت و دولت تھے۔ مشہور منتظم تھے، بہترین مترجم تھے، اچھے قلمکار تھے، پُرجوش مقرر تھے۔ جب خلافت سے کاٹے گئے تو قصے اور کہانیاں بن کر رہ گئے ان کے دماغوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ان کے دل بجھ کر رہ گئے۔ ان کے ہاتھ شل اور پاؤں ساکت ہوگئے۔ زبانیں گنگ ہوگئیں اور آج وہ دنیا میں محض کھنڈرات کے طور پر زندہ ہیں۔

خلافت نور رب العالمین ہے۔ خلافت مظہر انوار المرسلین ہے۔ خدائی وعدوں کی امین ہے۔ آسمانی بلندیوں تک لے جانے والی حبل متین ہے۔ اس کی قیادت صاحب فراست اور ذہین و فطین ہے۔ مومنوں کے لئے وجہ تسکین ہے۔ ہر مخالف پر اس کی فتح لاجرم بالیقین ہے۔ جس کی ضمانت قرآن مبین ہے۔

قادیان کے تانگہ بان کی اگر بڑے بڑے سیاسی لیڈروں پر بھاری ہونے کی گواہی خود مخالف دیتے ہیں تو یہ خلافت احمدیہ کے مظہر ثانی کے زور بیان اور قوت استدلال کی بدولت ہے۔ اگر افریقہ میں ایک احمدی بچے سے قادرالکلام پادری بات چیت کرنے سے گھبراتے ہیں تو یہ رعب بھی خلافت احمدیہ کا عطا کردہ ہے۔

خلافت احمدیہ صداقت کی وہ ارفع چٹان ہے جس سے تمام عالم قرآنی سچائی کے تحت اقدام نظر آتا ہے۔ مگر اس سے ٹکرانے والے اپنا ہی سر پھوڑتے ہیں۔ دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیتی ہیں۔ تو پاش پاش ہوجاتی ہیں۔ احرار کیا اور مشرق و مغرب کے دشمن کیا یہ سب مل کر بھی مقابل پر آئیں تو خس و خاشاک کی طرح اڑ جاتے ہیں۔

خلافت احمدیہ رحمت کا وہ بادل ہے جو زرخیز زمینوں پر خوب برستا اور جل تھل ایک کردیتا ہے۔ مگر جب اسے اڑانے کے لئے مخالفانہ ہوائیں چلتی ہیں تو وہ تند و تیز طوفان میں بدل جاتا ہے اور دشمن ہوائیں چلانے والوں کی کمر توڑ دی جاتی ہے۔

پس اے خلافت احمدیہ کے جاں نثارو! یہ زندگی کا چشمہ ہے اس سے جڑے رہو۔ یہ آسمانی مائدہ ہے جو تمہاری نسلوں کو بھی سیر کرے گا اور قیامت تک ختم نہیں ہوگا۔ اس سے زندہ تعلق تمہاری زندگی کی گواہی ہے۔ اس کی اطاعت تمہاری آن اور شان ہے۔ اس کی غلامی تمہیں دنیا بھر کی آزادیوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کو دل کی آنکھوں سے دیکھو۔ روح سے رابطہ کرو۔ اس کے آنسو کروڑ آنسوؤں سے گراں تر ہیں۔ کیونکہ یہ زمین پر سیلاب اور طوفان بن جاتے ہیں۔ اس کی دعائیں ایک تُند سیل ہیں۔ مگر اس کی کشتی ہمیشہ پار لگتی ہے۔ یہی کشتی ہے جو مسیح موعود نے ہمارے لئے تیار کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

باثمر شاخ

شجر کے ساتھ وابستہ اگر ہے
وہ ہر موسم میں شاخ باثمر ہے
خدا بھی ساتھ ہے مرشد کے میرے
مرے مرشد کا کہنا سب امر ہے
اتر جاتی ہے سیدھی جا کے دل میں
نصیحت اس کی ہوتی با اثر ہے
مبارک ہوگیا اس کو ملا جب
اسی نے کر دیا مجھ کو ظفر ہے
معزز کیوں نہ ہوگی ذات اپنی
کہ اس کے پاؤں ہیں اور میرا سر ہے
صلہ ہے یہ غلامی کا یقیناً
کہ مجھ کو کر دیا یوں تاجور ہے
مرے آباء نے کی اس کی غلامی
مرا بس یہ حوالہ معتبر ہے
حیاتِ دائمی اس کو ملے گی
خدا کے فضل کی جس پر نظر ہے
ہے یارو یہ جہاں اک جائے فانی
سرائے ہے قیام مختصر ہے
نجانے کب بلاوا کس کو آئے
کسے معلوم اس کی کیا خبر ہے
ہوئے پھر خشک باقی سارے پودے
پہ بار آور الوہی یہ شجر ہے
خرابی در خرابی، ملکوں ملکوں
سکون و آشتی میں اپنا گھر ہے
عدو کے ہے مقدر میں اندھیرا
ہمارا گھر ملائک کا نگر ہے
مقدر میں ہمارے اغلبن
نوشتوں میں لکھی یہ بھی خبر ہے
ہمارے پاؤں منزل چومتی ہے
کہ اک کامل ہمارا راہبر ہے
خدا والوں کی ہوتی ہے نشانی
انہیں نہ خوف نہ دنیا کا ڈر ہے
خلافت قائم و دائم رہے گی!
قیامت تک یہ اب محفوظ تر ہے
ظفر اک رت جگا ہو جائے ایسا
کہ جس کی خوبصورت اک سحر ہے

مبارک احمد ظفر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 12 روپے

قیام اور برکات خلافت کے حوالے سے خلفاء سلسلہ کے پُر اثر ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

یہ خدا ہی کا دست قدرت ہوتا ہے جو کہ ایک نبی کا قائمقام کسی کو بناتا ہے۔ ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلہ دیتا ہے۔ ان لوگوں میں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کمالات ہوتے ہیں۔ خدا کی کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا ان کو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے۔ اگر مزکی ہونا انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا تو عقلمند اور مادی علوم کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر اسی قسم کے لوگ گمراہ خبث ہو کر خدا سے دور چلے جاتے ہیں۔ اس لئے مزکی ہونے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جس میں کشش اور جذب کی طاقت ہو آوے۔

(خطبات نور ص 175-176)

برکات خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”اصل بات یہ ہے کہ پہلے جو باتیں تم خلافت کے متعلق سن چکے ہو وہ تو تمہیں ان لوگوں نے سنائی ہیں جو رہرو کی طرح ایک واقعہ کو دیکھنے والے تھے۔ ...... اس لئے جو کچھ مجھ پر گزرا ہے اس کو میں ہی اچھی طرح سے بیان کرسکتا ہوں۔ دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدا را غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔

مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں“۔

(برکات خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156)

خلافت کی اطاعت سے ہی الٰہی نصرت ملتی ہے

خلافت کی اطاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر، اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے“۔

(الفضل 4 ستمبر 1937ء ص 8)

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

”............ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ خلافت سے پہلے کبھی آپ نے سوچا تھا کہ خلیفہ بن جائیں گے؟ میں نے کہا

No sane person can aspire to this.

کوئی عقل مند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ کوئی سوچے گا کیسے! کوئی احمق ہی ہوگا، پاگل ہی ہوگا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مل جائے۔ فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے دربار میں تو ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اور استعداد کے مطابق اس کو پہچاننے والے، اس کے آگے جھکے ہوئے، اس کی حمد کرنے والے، اس کی تسبیح کرنے والے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کی تڑپ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب پیارا شعر فرمایا ہے۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

ہزاروں لاکھوں آدمی، خدا کے بندے، خدا کے دربار میں حاضر رہتے ہیں۔ کوئی ایک آدمی یہ سمجھے کہ خدا مجبور ہوگیا میں اکیلا اس کے دربار میں تھا اور اس نے مثلاً میں اپنی مثال لیتا ہوں، اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اکیلا تھا اور خدا مجبور ہوا مجھے خلیفہ مقرر کرنے کے لئے یعنی مجھے پکڑ لے اور خلیفہ مقرر کردے۔ تو میرے جیسا پاگل دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس بھرے دربار میں خدا نے اپنی مرضی چلائی۔ ہم تو اس وقت یعنی انتخاب خلافت کے وقت آنکھیں نیچی کئے ہوئے اپنے غم اور اپنی فکروں میں بیٹھے ہوئے تھے“۔

نیز فرمایا:۔

”یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے چنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خدا تعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کرسکتا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے .... خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں؟ .... قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے .... (یہ یاد رکھیں خصوصاً نئی نسل) کہ انتخاب ہوتا ہے لیکن خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔“

(خطبہ فرمودہ 25/اگست 1978ء بمقام لندن)

کوئی خطرہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

”میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔“

(الفضل 28 جون 1982ء)

دنیا بھر کے امن کا راز توحید کی طرف لوٹنے میں ہے اور دنیا بھر کو امن کی طرف بلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے .... انشاء اللہ ہم اللہ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلا کر دم لیں گے۔

(الفضل 2/اگست 1992ء)

خلافت کا نظام جاری رہے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آ رہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو و لعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہوگئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہوگئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہوجائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو...... کہتے ہیں۔ یا یہ وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔“

(الفضل 5 جولائی 2005ء)

استحکام خلافت کے لئے دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”صالح بنو اور دعاؤں میں لگے رہو تاکہ یہ خلافت کا انعام تم میں ہمیشہ جاری رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ اعزاز قائم رکھنے کے لئے، اگر یہ گزشتہ 97 سال سے کسی خاص ملک کے لوگوں کے حصے میں آ رہا ہے یا حضرت مسیح موعود کے خاندان کے حصے میں آ رہا ہے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے، دعاؤں اور نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی قوم بھی جو اخلاص اور وفا اور تقویٰ میں بڑھنے والی ہوگی اس علم کو بلند کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ یہ تو حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قدرت دائمی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دائمی قدرت کے ساتھ شرائط ہیں۔ اعمال صالحہ“۔

”اس زمانے کی قدر کو پہچانو اور اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے نیک نمونہ چھوڑو تاکہ بعد کی نسلیں تمہیں محبت اور فخر کے ساتھ یاد کریں، اور تمہیں احمدیت کے معماروں میں یاد کریں نہ کہ خانہ خرابوں میں۔“

”خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تاکہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔“

”ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔“

(الفضل 5 جولائی 2005ء)

☆............☆............☆

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

خلافت احمدیہ کی کامل اطاعت اور برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات

خلافت سے کامل اطاعت کی ضرورت

اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو۔ کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔ خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیدران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔''

(روزنامہ الفضل 18 مارچ 2014ء)

خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق پیدا کریں

گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ 2013ء کے موقع پر اپنے پیغام میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''...... میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت اور نظام خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق پیدا کریں۔ آج (دین حق) کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مقدس و بابرکت نظام کے معین و مددگار بن جائیں اور آنے والی نسلوں کو بھی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں۔

(روزنامہ الفضل 14 مارچ 2014ء)

احمدیت کی خوبصورتی

خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء میں فرماتے ہیں:

''احمدیت کی خوبصورتی تو نظام جماعت اور نظام خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 21 جنوری 2014ء)

خلافت کی برکات حاصل کرنے کا طریق

''آنحضرت ﷺ نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی اور دوسرے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً ان لوگوں کو جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عمل صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں پر بڑھنے والے ہیں......''

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 2013ء)

''(دین حق) کی ترقی اب حضرت مسیح موعود کے ساتھ وابستہ ہے ...... جو خلافت کے ساتھ منسلک ہے، جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں...... افراد جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا انہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 2013ء)

جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ تو اب اللہ تعالیٰ کا مسیح و مہدی کے زمانے کے ساتھ وعدہ ہے کہ ان کی اصلاح ہوگی اور اس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام جاری رہے گا اور جب خلافت کا نظام جاری رہے گا تو پھر قبلے بھی درست رہیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں، عمل صالح کرنے والوں، نمازوں کا قیام کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ خلافت کا نظام جاری رہے گا۔''

(روزنامہ الفضل 2 ستمبر 2013ء صفحہ 5)

کامل اطاعت سے برکات ملتی رہیں گی

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کے اختتامی خطاب میں فرمایا:

یہی بستی تھی جس میں آپ کی وفات کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے مومنین نے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے مسیح موعود سے کیا تھا جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا۔ جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور انشاء اللہ کھلتے جائیں گے۔ لیکن شرط تقویٰ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد ہے اور اس پر عمل ہے۔ جب تک یہ قائم رہے گا۔ جب تک آپ کے دل اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لاتے رہیں گے، جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے۔ ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے۔ جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے لئے مقدر کر دیا ہے۔

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2012ء)

اطاعت بجالانے والے فلاح پانے کے مستحق

''خلافت خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور (حضرت مسیح موعود) کی یہ بات کہ خلافت (دین حق) کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ جو آیات (یعنی سورۃ النور 53 تا 57) میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے جو خلافت سے فیض پانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ سمعنا و اطعنا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ یہی ہیں جو کامیابیاں دیکھنے والے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 2013ء)

جب اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکرگزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں انہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہو سکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے غیر مشروط نہیں ہے بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہوگی، خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔''

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 2013ء)

نظام خلافت کے تائید یافتہ ہونے کی دلیل

اپنے اختتامی خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا فرمودہ 11 اکتوبر 2013ء میں فرمایا:

''اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظام خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی تمام فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کی (اشاعت) جو ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر (اشاعت) کے ذریعہ سے یہ تعداد روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے''۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2013ء)

خلافت کی برکات سے جوڑنے کا ذریعہ

خطبہ جمعہ 18 اکتوبر 2013ء بمقام سڈنی آسٹریلیا میں فرماتے ہیں:

''پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام آرہے ہیں جو جہاں دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت اس پر لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے۔ اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افرادِ جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور (دین حق) کی حقانیت کا اُنہیں پتہ چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے''۔

(روزنامہ الفضل 3 دسمبر 2013ء)

ممبران شوریٰ کے نام پیغام

ممبران شوریٰ 2014ء کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

باقی صفحہ 4 پر

مکرم قریشی محمود احمد صاحب

حیات نور کا ایک ورق

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دن بھر کی مصروفیت کا مختصر ذکر

نوٹ: مکرم قریشی محمود احمد صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے کچھ حالات الفضل 16 ستمبر 1955ء میں شائع کرائے تھے ان کی والدہ حضور کی حقیقی بھتیجی تھیں۔

جناب قریشی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری پیدائش 1896ء مطابق رجسٹر سکول ہے۔ میں 1910ء میں قادیان مخدوم محمد ایوب صاحب بھیروی کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ملاقات کے لئے گیا تھا۔ ان دنوں میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ بوقت عصر ہم دونوں برادرم چن پیر صاحب کو ساتھ لے کر بیت مبارک میں پہنچے۔ اس وقت آپ عصر کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس ختم کر کے بیت اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دینے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ چلو تمہیں قرآن سنائیں اور ہمیں اپنے ساتھ بیت اقصیٰ میں لے گئے۔ بیت میں پہنچ کر ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہو کر آپ نے تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تفسیر کی۔ آپ نے اس درس قرآن کا سلسلہ اپنی عمر کے آخر تک نہایت استقلال سے جاری رکھا۔ ایک مرتبہ آپ کو بوجہ اسہال کچھ ضعف ہوگیا۔ اور آپ ایک چٹائی پر لیٹ گئے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اجازت لے کر اندر آئے اور دریافت کیا۔ آج درس تو نہ ہوگا۔ آپ نے کہنی کے زور سے اٹھ کر فرمایا۔

''درس تو ہماری غذا ہے''

جب آپ گھوڑے سے گر کر صاحب فراش ہو گئے۔ تو آرام آنے پر گھر پر ہی درس دینا شروع کر دیا اور جب طاقت کچھ بحال ہوگئی۔ تو پھر ایک سونٹا ہاتھ میں لے کر بیت اقصیٰ میں پہنچنا شروع کر دیا۔ اگر راستہ میں تھک جاتے۔ تو ڈپٹی کی حویلی کے تھڑے پر ذرا بیٹھ جاتے۔ اور راستہ چلتے ہوئے بھی آپ لوگوں کو نصائح فرماتے۔

غریب پروری آپ کی طبیعت ثانیہ تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ احمد نور کابلی کی دکان پر امام دین عرف ماٹا ایک ٹوکری میں ابلے ہوئے چنے بیچ رہا تھا۔ اور یہ کام بھی اس نے آپ ہی کے ارشاد پر شروع کیا تھا۔ آپ نے اس کی معمولی آمدنی اور عیالداری دیکھ کر فرمایا کہ اگر تمہارا گزارہ نہ ہو۔ تو ہم تمہارا کھانا لنگر سے لگوا دیتے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا کہ

''نہیں جی واہ واہ گزارا ہو رہا ہے۔''

اس کا جواب سن کر آپ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔

آپ کو دوسرے لوگوں کو دینی علم پڑھانے کا بے حد شوق تھا۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مجھے قرآن پڑھانے کا ٹھرک ہے اور مجھے اس ٹھرک پر خوشی ہے۔ آپ کا معمول یہ تھا کہ علی الصبح اٹھتے اور اول وقت میں نماز فجر بیت میں لمبی قراءت کے ساتھ پڑھاتے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ بیٹھ جاتے۔ اور درس فرماتے۔ درس کے ختم ہونے پر گھر جاتے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد چھوٹی بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتے۔ پھر بڑی لڑکیوں کو قرآن کا سبق دیتے۔ یہ کام دس بجے تک جاری رہتا۔ پھر ناشتہ فرماتے۔ اور پھر مطب میں تشریف لے جاتے جو آپ کے آنے سے قبل اکثر بھر جاتا تھا۔ آپ مطب میں مریضوں کو دیکھتے اور مناسب علاج تجویز فرماتے اس کے بعد جو باہر سے ڈاک آتی تھی۔ اسے ملاحظہ فرماتے اور چٹھیوں کو تین چار جگہ الگ الگ رکھتے جاتے۔ دعا کی جملہ درخواستیں آپ پیر افتخار احمد صاحب کے پاس بھجوا دیتے۔ پیر صاحب ان چٹھیوں کا خلاصہ ایک مطبوعہ فارم پر درج کر دیتے۔ جس میں نام پتہ اور غرض دعا مرقوم ہوتی۔ وہ فارم آپ سنبھال کر رکھ لیتے اور عید کے دن نماز عید کے بعد آپ بیت الدعا میں تشریف لے جاتے اور درخواست کنندگان کے لئے دعا فرماتے۔ ڈاک میں جو چٹھیاں مریضوں کی طرف سے موصول ہوتیں۔ انہیں آپ مولوی غلام محمد صاحب کے سپرد کر دیتے۔ جو ان کے مناسب جواب لکھ کر ارسال کر دیتے۔

جن چٹھیوں کا تعلق دینی مسائل سے ہوتا ان میں سے اکثر آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے حوالہ کر دیتے اور کچھ ضروری چٹھیاں اپنے پاس رکھ لیتے اور ان کے جواب خود اپنے ہاتھ سے تحریر فرماتے۔

آپ عموماً پوسٹ کارڈ پر ہی جواب دیتے۔ آپ کی تحریر عموماً خیر الکلام ماقل ودل کی مصداق ہوتی۔ دو ایک سطروں میں جواب ختم۔ اور جن چٹھیوں کا تعلق انجمن کے معاملات سے ہوتا۔ وہ مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری امور انجمن احمدیہ کو بھجوا دیتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ان چٹھیوں کے جوابات آپ کی ہدایات کے ماتحت تحریر فرماتے۔

اس کام سے فراغت پانے کے بعد پھر تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع رہتا۔ ایک مرتبہ حکیم نور محمد صاحب نے عرض کیا۔ کہ میں آپ سے قرآن کریم پڑھنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

''ہم تو سارا دن قرآن شریف ہی پڑھاتے رہتے ہیں۔''

انہوں نے کہا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ میں قرآن شریف آپ سے سبقاً سبقاً پڑھوں۔ آپ نے فرمایا کہ اور تو کوئی وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ جب ہم دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔ تم اس وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ سبق بھی ایک مستقل درس کی صورت اختیار کر گیا۔ پھر ماسٹر فقیر اللہ خاں صاحب ایم اے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ مجھے قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور نے انہیں دوپہر کے وقت قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیا۔ اس وقت بھی کافی لوگ جمع ہو جاتے اور عموماً آپ کا مطب بھر جاتا۔

ان کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے آئے۔ وہ بھی آپ کے طالب علم بن گئے۔ جب انہوں نے تعلیم حاصل کر لی۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ ہم نے شیخ صاحب کو عربی کا ایم۔ اے بنا دیا ہے۔

جو لوگ قادیان صرف دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ان کا بیشتر وقت حضور کی صحبت میں ہی گزرتا۔ اور جو لوگ قادیان کے مقیم تھے۔ وہ بھی اپنے فرائض منصبی اور ضروری کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اپنا اکثر وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ہی گزارتے۔

آپ عموماً یہ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ ہمیں لکھتے رہتے ہیں۔ کہ ہم انہیں علیحدگی میں وقت دیں۔ مگر علیحدہ ملاقات کے لئے ہمارے پاس کوئی وقت ہی نہیں۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ یہاں کام کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم تھک جاتے ہیں مگر میں تو سارا دن کام کرتے ہوئے بھی نہیں تھکتا۔

جب کسی شخص نے قادیان سے جانا ہوتا تو وہ حضور کی اجازت حاصل کئے بغیر نہ جاتا۔ آپ عموماً لوگوں کو رخصت کرتے وقت ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ اور مسنون دعائیں پڑھا کرتے۔ اگر کسی کو کرایہ دینا ہوتا اور کرایہ پاس نہ ہوتا تو اسے فرماتے ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سامان فوراً ہی کر دیتا۔

آپ عشاء کی نماز کے بعد کلام کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی بلانے کی کوشش کرتا۔ تو فرماتے کہ عشاء کے بعد کلام کرنا منع ہے آپ عام طور پر دس بجے دن سے شام کی نماز تک باہر ہی رہتے دوپہر کا کھانا باہر ہی منگوا کر کھاتے۔ اور جب کھانا کھانے بیٹھتے۔ تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ ضرور شامل کر لیتے۔

مطب میں روزمرہ کی ڈاک پڑھنے کے بعد سب سے پہلے غریب اور نادار مریضوں کو ملاحظہ فرماتے۔ اور انہیں اشارہ کر کے اپنے پاس بلاتے کبھی کوئی چوہڑہ یا چمار مریض ہاتھ جوڑ کر کہتا کہ میں چوہڑہ ہوں تو آپ فرماتے کہ دیکھو ان لوگوں کو کیسا بنا دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آگے آجاؤ اور یہ آگے نہیں آتے غریب اور گنوار عورتوں کو آگے بلا کر آپ لفظ پُت، بیٹا سے مخاطب کرتے۔ تا کہ وہ نڈر ہو جائیں۔ اور اپنی حقیقت مرض کو آسانی سے بیان کر دیں۔ اس غریب حلقہ کو نسخہ لکھ دیتے بعد آپ دوسرے مریضوں کی طرف رخ کرتے۔ اور باری باری ہر ایک مریض کا مناسب علاج فرماتے۔ اگر کوئی مریض کچھ نذرانہ پیش کرتا۔ تو آپ اس کی حالت دیکھتے اگر تو وہ کوئی خوشحال نظر آتا۔ تو اس کا نذرانہ قبول فرما لیتے۔ اور اگر وہ غریب معلوم ہوتا تو آپ اس کا نذرانہ یہ کہہ کر واپس کر دیتے کہ اسے اٹھا لو۔ اس کا دودھ وغیرہ پی لینا آپ نادار مریضوں کو نہ صرف ادویات مفت دیتے۔ بلکہ بسا اوقات ان کے کھانے پینے کے اخراجات بھی خود برداشت کرتے، اور اگر وہ فوت ہو جاتے۔ تو ان کے تجہیز و تکفین کا بندوبست بھی خود ہی فرماتے۔

(الفضل 16 ستمبر 1955ء)

بقیہ از صفحہ 3

''یاد رکھیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود کے واضح ارشادات کی روشنی میں خلافت سے تعلق کے نتیجہ میں ہی ایمانی اور عملی ترقی ہوگی۔ چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مدبر یا بظاہر کسی روحانی مقام پر پہنچا ہوا ہو، اگر خلیفہ وقت سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے تو جماعتی ترقی یا کسی کی روحانی ترقی میں اس کے اس مقام کا رتی برابر اثر نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس بات کو اس کی گہرائی میں جا کر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(روزنامہ الفضل 27 مارچ 2014ء)

ایم ٹی اے خلافت سے مضبوطی کا ذریعہ

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ 2013ء میں لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹ کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفہ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں مد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔''

(روزنامہ الفضل 4 دسمبر 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے مختلف ممالک کے عمائدین کا شرف ملاقات اور تاثرات

آپ ایک نہایت خوبصورت انسان ہیں، بلکہ آپ کے خیالات بھی بہت خوبصورت ہیں، آپ جیسے لوگوں کی دنیا کو شدید ضرورت ہے

مرتبہ: ابوابصار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روئے زمین پر درد والم میں گھری انسانیت کے لئے امن کے سفیر اور مسیحا بن کر دورہ جات فرماتے ہیں۔ ان دوروں میں دنیا کے تمام مکتبہ ہائے فکر کے لوگ جن میں پارلیمنٹ کے ممبرز، سیاستدان، وزراء، ڈاکٹرز، طلباء، سائنسدان، شعرا، پروفیسرز غرضیکہ کوئی ایسا شخص نہیں جو حضور پرنور سے ملتا ہو اور حضور انور کی شخصیت سے مرعوب نہ ہو۔ پیارے آقا کی شخصیت کو وہ محبت وعقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے تاثرات ہدیہ قارئین ہیں۔

جاپان

سیدنا حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاپان کا دورہ فرمایا۔ حضور انور کے اعزاز میں مورخہ 9 نومبر 2013ء کو ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں غیر از احباب شامل ہوئے اور انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆**Mr Yoshiaki Shouji صاحب** کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر، ممبر سٹی پارلیمنٹ اور متاثرین کے کیمپ کے انچارج تھے۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے حضور انور سے ملاقات اور اظہار تشکر کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے اظہارِ خیال کیا:۔

خلیفۃ المسیح کا خطاب محبت اور امن کا پیغام ہے اور ہم اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہے ہیں کہ ہم اس مقدس موقع پر موجود تھے۔

موصوف نے کہا کہ: آج میری زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک ہے کہ **میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدس انسان کو دیکھا ہے**، ان کا خطاب سنا ہے اور اس یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے۔

☆**Mr Kawamura ناگویا کے میئر ہیں۔** انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت کے متعلق کہا:۔

آپ ایک نہایت خوبصورت انسان ہیں، بلکہ آپ کے خیالات بھی اتنے ہی خوبصورت ہیں اور آپ جیسے لوگ ہیں جنہیں نوبیل انعام ملنا چاہئے۔

انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کیا کروں کہ آپ سے دوستی اور تعلق قائم رہے۔ اس پر حضور انور نے دست مبارک آگے بڑھایا اور میئر کو شرف مصافحہ بخشا اور فرمایا کہ جب ہم دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پھر واپس نہیں کھینچتے۔

☆**صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs Higashi** نے کہا:۔

وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں کہ آج کی اس مجلس میں موجود تھیں۔ امام جماعت احمدیہ کے خوبصورت انداز بیان اور (دین حق) کے خوبصورت پیغام نے دلوں پر اثر کیا ہے۔

☆**Mr Akio Najima** ایک مشہور وکیل ہیں۔ انہوں نے ناگویا ریسپشن کے موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جماعت احمدیہ ایک امید کا پیغام امن اور محبت کا نام ہے اور افرادِ جماعت احمدیہ کی خوبیاں لندن سے تشریف لانے والے امام جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور ان کی ذات کے اثرات ہیں۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی لیڈر شپ اور جماعت احمدیہ کا کردار عالمی امن اور دنیا میں محبتیں پھیلانے کیلئے بہت ضروری ہے۔

موصوف نے کہا کہ آج ہم نے (دین حق) کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے امام کا ہاتھ ہی ہو سکتا ہے۔

☆**ایمنسٹی انٹرنیشنل ناگویا کے عہدیدار Mr Nakashima Masato** نے کہا:

آج کے خطاب سے امید کی کرن پیدا ہوئی ہے کہ انسانیت کی فکر اور درد رکھنے والے لوگ ابھی دنیا میں موجود ہیں۔

☆**Yoshio Iwamura** جو کہ ایک عیسائی پادری ہیں انہوں نے کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح کی غیر معمولی فکری صلاحیت اور ساری دنیا کے مسائل کے حل کی خواہش ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صرف جماعت احمدیہ کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے حقیقی لیڈر اور امام ہیں۔

☆ ناگویا کے ساحلی علاقہ چتاہان تُو سے آنے والے جاپانی شہری **مسٹر یاما زاکی ہیرویوکی (Mr Yama Zaki Hiroyoki)** نے کہا:

آج کی خوبصورت مجلس اور حضور انور کی امن و آشتی کے قیام اور پر امن ماحول پیدا کرنے کی مساعی پر مبنی تقریر بہت قابل ستائش ہے۔ آپ کی باتوں سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ (دین حق) بہت خوبصورت مذہب ہے جبکہ اس کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

☆شمالی جاپان سے آنے والے ایک **ڈاکٹر 'چیدا تاکایوکی' (Chida Takayuki)** نے کہا:

آج کی مجلس سے دل کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور آپ کو دیکھ کر ایک عجیب پر کشش شخصیت کا احساس ہوتا ہے۔ میری درخواست اور خواہش ہے کہ حضور بار بار جاپان آتے رہیں اور شمالی جاپان بھی تشریف لائیں۔

☆**مسٹر کانیکو تو مو ہیرو (Mr Kaneko Tomohiro)** ایک انشورنس کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ انہوں نے کہا:

آج حضور کی باتیں سن کر دل کو بہت خوشی ملی کہ انسانی ہمدردی اور باہمی مؤاخات کے قیام کیلئے آپس کی نفرتیں اور فاصلے نہ بڑھائے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو دنیا واقعی ایک خطرناک دور میں داخل ہو جائے گی۔

☆ ناگویا کے ایک پرنٹنگ کمپنی کے مالک **مسٹر اوئے نو ہیروشی (Mr Veno Hiroshi)** نے کہا:

آج حضور سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کی پر کشش شخصیت ایک عجیب روحانی طاقت سے بھرپور نظر آتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی انسانیت کیلئے خدمات واقعی جاپانیوں کیلئے قابل قدر ہیں۔

☆**مسٹر آکوتسو ماسایوکی (Mr Akutsu Masayuki)** محقق برائے اسلامک ورلڈ، پی ایچ ڈی اور ٹوکیو یونیورسٹی کے ریسرچر ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

آج کی مجلس بہت خوبصورت تھی۔ (دین حق) کی یہ تعلیم باہمی اخوت و ہمدردی کی ضامن اور انسانی قدار کی محافظ ہے۔ اسے دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مثلاً قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ ''جس نے ایک انسان کا خون کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا خون کیا'' بہت خوبصورت ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆**ناگویا کے ایک پریس رپورٹر مسٹر ساتو یوجی (Mr Sato Yuji)** نے کہا کہ:

جاپان میں ناگویا کے قریب شہر تسوشیما (Tsu Shima) میں قیام (بیت) کے ذریعہ ہر ایک انسان کیلئے بلا تفریق رنگ ونسل ہدایت کی راہ کھولنے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی۔ احمدیت کی جنگ کے برعکس امن و آشتی کی تعلیم بہت خوبصورت اور دلکش ہے۔

☆اس موقع پر جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب مہمانوں کو دی گئی۔ بہت سے لوگوں نے حضور انور سے اس کتاب پر آٹو گراف کی درخواست کی جس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت دستخط فرمائے۔

ایک سکول کے پرنسپل Mr. Uto Yasuhiro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سن کر کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور کا پیغام اپنے سکول کے بچوں کو تفصیل کے ساتھ نہ بتاؤں تو یہ ناانصافی ہو گی۔ (دین حق) جو پہلے منفی تصور تھا۔ حضور انور کے خطاب نے اسے بالکل تبدیل کر دیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں دنیا کے موجودہ حالات کے بارہ میں پریشان تھا۔ **آج مجھے اس بات کی تسلی ہوئی ہے کہ دنیا کی رہنمائی کرنے والے کوئی انسان تو موجود ہے۔** اگر یہ پیغام دنیا تک نہ پہنچے تو دنیا تیسری عالمی جنگ کی بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہو سکتی ہے۔

انٹرنیشنل اکیڈمی، ٹرانسلیشن ادارہ کے **انچارج Mr. Saski Kenji** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

حضور کے چہرہ میں بہت کشش ہے اور مجھے روحانیت نظر آتی ہے جاپانی سوسائٹی (دین) سے بہت دور ہے ان کو (دین) کا کوئی پتہ نہیں ہے آج یہ بہت اچھا موقع تھا کہ جاپان میں ایسا پروگرام کیا گیا۔ آج مجھے پہلی بار (دین حق) کا پتہ لگا ہے کہ اس کی تعلیم کتنی اچھی ہے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے جاپانی قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

ایک وکیل Mr. Aoyama نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب تک ہم نے T.V اور اخباروں میں (دین حق) کے بارہ میں یہی سنا تھا کہ (۔) دہشت گرد ہیں۔ (دین حق) کی انتہائی خوفناک تصویر ہمارے سامنے تھی۔

آج (دین حق) کے لیڈر خلیفۃ المسیح کی زبان سے (دین حق) کی اصل اور حقیقی تعلیم سنی ہے تو میرا ذہن (دین حق) کے بارہ میں بالکل تبدیل ہو گیا ہے۔ دنیا میں امن کا قیام کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ مجھے آج پتہ لگا ہے۔

(روزنامہ الفضل 19 دسمبر 2013ء)

نیوزی لینڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیوزی لینڈ کا دورہ فرمایا۔ بیت المقیت نیوزی لینڈ کی

افتتاحی تقریب مورخہ 2 نومبر 2013ء کو منعقد ہوئی۔ تقریب میں شامل غیراز احباب نے حضور انور کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

☆Anglican Church سے تعلق رکھنے والے ایک پادری **Reverend Bruce Keeley** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب حیرت انگیز اور جامع تھا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ تمام مذاہب کو بغیر کسی مزاحمت کے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہئے۔

☆ایک مہمان **Paul Kinhorne** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

یہ ایک عظیم الشان خطاب تھا۔ قبل ازیں میں حضور انور کے خطابات Youtube پر سن چکا ہوں اور اب حضور انور کو ذاتی طور پر دیکھنا بہت اچھا لگا۔ آپ کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے۔

☆پروفیسر **Ray Harlow** بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب سننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ ایک عیسائی ہونے کی حیثیت سے میں نے حضور انور کا پیغام بہت غور سے سنا ہے اور آپ نے انسانیت کی خدمت کرنے اور عوامی بہبود کی خاطر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھنے کا پیغام دیا ہے۔ اس نقطہ کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔

موصوف پروفیسر نے کہا کہ قبل ازیں حضور انور کو میں نے Youtube پر سنا ہے اور ان کے خیالات کے حوالہ سے کافی تحقیق کی ہے لیکن حضور انور کو براہ راست سننا واقعی ایک اعزاز کی بات ہے اور قابل فخر ہے۔

☆**بہائیت سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب Ropata Davies** بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا:

آج کی تاریخ تک میرا (دین حق) کے متعلق انتہائی برا تاثر تھا۔ میں جو کچھ بھی میڈیا میں دیکھتا اس پر یقین کر لیتا۔ حضور انور کا خطاب سن کر اب میری رائے مکمل طور پر تبدیل ہوگئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کی جماعت خیر مقدم کہنے والی اور نرم گوشہ رکھنے والی جماعت ہے۔ حضور انور نے امن کے حوالہ سے بہت کچھ کہا۔

موصوف نے کہا کہ اگر سچ کہوں تو (دین) کا حقیقی پیغام سن کر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ مجھے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع ملا۔

☆**کونسل ممبر Mrs Shawn Pearce** بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:

اس تقریب میں شامل ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں پہلی مرتبہ کسی بھی (بیت) میں آئی ہوں۔ آپ سب روشن خیال اور پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ حضور انور کی شخصیت انتہائی دلچسپ ہے۔ حضور انور کا پیغام کہ اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کریں اس پیغام کی دنیا میں ہمیں سخت ضرورت ہے۔ میں مذہباً کیتھولک ہوں لیکن آج (مومنوں) کے ساتھ وقت گزار کر مجھے بہت اچھا لگا۔

(روزنامہ الفضل 4 دسمبر 2013ء)

نیوزی لینڈ پارلیمنٹ

☆اسی طرح مورخہ 4 نومبر 2013ء کو حضور انور نے نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں تاریخی خطاب فرمایا جس کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا جس کا اظہار ان لوگوں نے یوں کیا۔

☆**کنول جیت سنگھ بخشی، ممبر پارلیمنٹ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ہمارے لئے نہایت ہی اعزاز کی بات ہے کہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے درمیان نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں موجود ہیں اور ہمیں آپ کے پرحکمت کلمات سننے کا موقعہ ملا ہے۔ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ گزشتہ دس سال سے تعلق ہے اور میرا مشاہدہ ہے کہ اس جماعت کا بڑا مقصد امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

☆**(ایک ملک) کے سفیر Yosef Livne** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:

میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پیغام یقیناً ایسا ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے اور ہر ایک کو اسے قبول کرنا چاہئے۔ جب امن کی بات ہو تو امن کی کون مخالفت کر سکتا ہے؟ میرے خیال میں جو پیغام آپ نے دیا ہے اور جو نقطہ نظر آپ نے پیش فرمایا ہے وہ نہایت اہم ہے۔

☆**ایک مہمان راجن پرساد، ممبر پارلیمنٹ** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کو نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں خوش آمدید کہتے ہوئے بہت فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس بات سے متاثر رہا ہوں کہ کس پرامن طریق سے احمدی اس ملک کے شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں اور اپنے امن کے پیغام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

☆**Patric Reilly، نائب ہائی کمشنر یو۔کے** نے کہا کہ:

یہ بہت متاثر کن تھا۔ میں جب یہاں آیا ہوں تو مجھے پورا علم نہیں تھا کہ کیا ہوگا اگرچہ مجھے عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کے متعلق اور آپ کے پیغام کے متعلق کچھ آگاہی تھی۔ تاہم یہ بہت ہی متاثر کن تجربہ تھا کہ کس طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں موجود تھے۔ ہمیں جو پیغام سننے کا موقعہ ملا ہے وہ بہت اہم ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ پھیل کر ساری دنیا تک پہنچے۔ (روزنامہ الفضل 6 دسمبر 2013ء)

آسٹریلیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ آسٹریلیا کے موقع پر خلافت جوبلی ہال کا افتتاح فرمایا۔ مورخہ 18/اکتوبر 2013ء کو ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں غیر از احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ **Julienne Hayes-Smith and Alicia Ryan** جو اس پروگرام میں شامل ہوئے انہوں نے کہا:

امن کا خوبصورت پیغام سن کر بہت اچھا لگا اور یہ امن میں نے احمدیوں میں ہی دیکھا ہے جنہوں نے آج ہمارا استقبال کیا اور خیال رکھا۔ احمدی امن کی زندہ مثال ہیں اور اس اتحاد کی خواہش رکھتے ہیں جس کا حضور انور نے ذکر فرمایا ہے۔ ہمیں آپ جیسے مزید لوگوں کی ضرورت ہے۔

☆**Guy Zangari MP** بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:

آپ کی طرف سے محبت بھرے دعوت نامہ کا شکریہ۔ بطور Shadow Minister for Citizenship مجھے جماعت احمدیہ پر اور جس طرح انہوں نے اس کامیاب تقریب کا انعقاد کیا ہے اس پر فخر ہے۔ میں حضور انور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆**Christopher Buttel** نے کہا:

حضور انور کا امن کا پیغام قابل ستائش ہے۔ آج ہمیں مختلف ثقافتوں کا ملاپ اور آسٹریلیا کی رواداری دیکھنے کو ملی۔

☆**Jack Parasad** نے کہا:

یہ ایک انتہائی کامیاب تقریب تھی۔ ہر ایک اس سے محظوظ ہوا۔ امن کا پیغام بہت زیادہ قابل ستائش تھا۔ یہ لوگوں کیلئے مل کر بیٹھنے اور ایک دوسرے سے متعارف ہونے کا اچھا موقع تھا۔ میرا نہیں خیال کہ اس قسم کی تقریبات اس سے زیادہ بہتر طریق ہو سکتی ہیں۔

☆**Leah Briers** نے کہا:

اتنی منظم اور شاندار تقریب کیلئے آپ کا شکریہ۔ آپ کا خوش آمدید کہنا اور ہر ایک کو اپنے ساتھ شامل کرنا واقعی ان اقدار کو ظاہر کرتا ہے جن پر آپ قائم ہیں۔ آج شام میں نے حضور انور سے سیکھا ہے کہ امن اور انصاف دنیا کو آگے لے کر جانے کیلئے کلید ہیں۔ آپ کا شکریہ۔

☆ **Wayne Coz Superintendent of Police** نے کہا:

مجھے فخر ہے کہ میں NSW Police کی نمائندگی میں یہاں موجود ہوں۔ حضور انور مرزا مسرور احمد صاحب کی طرف سے انصاف، امن، اپنے ملک اور معاشرے سے وفاداری کے متعلق دیا گیا پیغام انتہائی مؤثر تھا۔

☆ **Peter Lennon - Police Commander** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے کہا:

آج کی شام بہت عمدہ تھی۔ حضور انور کا امن سے بھرپور پیغام نہایت زبردست تھا۔ پولیس اس قسم کا پیغام بہت پسند کرتی ہے۔

☆**Mrs Inna** نے کہا:

آپ کی دعوت کا بہت شکریہ۔ آج رات اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے باعث صد افتخار ہے۔ انتہائی دوستانہ اور پُرامن ماحول میں اس تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کی موجودگی میں یہاں آنا بہت ایمان افروز ہے۔ میں آج محبت سے بھرا دل لے کر گھر واپس جاؤں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔

☆**Indira Devi** نے کہا:

آج کی سب سے اہم تقریب سے میں نے نہایت عمدہ اور اعلیٰ معلومات حاصل کیں۔ (دین حق) کے متعلق کوئی کتابچہ حاصل کرنا چاہوں گی جس کی مدد سے میں (دین حق) کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔ میں (دین حق) کے متعلق متذبذب ہوں۔ لیکن عمومی طور پر یہ دعوت میرے لئے باعث عزت ہے۔

☆**Melissa Sant** نے کہا:

میرے لئے یہ ایک جلابخش تجربہ تھا۔ حضور انور کے محبت اور امن سے پُر الفاظ جن کو جماعت احمدیہ پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے کو سننا بہت اچھا لگا۔ اس تقریب کے آخر میں حضور انور سے ملاقات کرنا میرے لئے باعث عزت ہے۔

☆ایک مہمان **Raheem Abdullah** صاحب نے کہا:

مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ میں مسلمان ہوں اور میرا مختلف فرقہ سے تعلق ہے اس لئے کسی (دینی) رہنما کو امن کا زبردست پیغام دیتا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆**Charlie Sant** نے کہا:

آج کی تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ حضور انور سے ملاقات کرنا واقعی ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

☆**Haschasan Ghewal** نے کہا:

بہت ہی منظم تقریب تھی اور حضور انور کا خطاب نہایت عمدہ تھا۔ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

☆**Sacha Holland** نے کہا:

آج کی رات معلومات سے بھرپور اور دلچسپ تھی۔ تمام تقاریر کا مجھ پر اثر ہے بالخصوص خلیفۃ المسیح کی تقریر کا جو انتہائی مؤثر تھی۔ خلیفۃ المسیح کی میں دل سے عزت کرتی ہوں۔ مجھے اس خاص پروگرام میں شامل کرنے پر آپ کا شکریہ۔

☆**ایک مہمان** نے کہا:

تمام تقاریر بہت اچھی تھیں۔ بالخصوص حضور انور کے الفاظ حیران کن تھے۔ آپ کی مہمان نوازی اور فیاضی بہت عمدہ تھی۔

☆**ثمر بخاری** نے کہا:

اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے ایک اہم موقع تھا۔ حضور انور نے محبت اور ہم آہنگی کا جو پیغام دیا ہے اس کو میں بہت پسند کرتا ہوں اور سراہتا ہوں۔

☆ایک صاحب **Byron Panchal** نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''آج کے پروگرام میں شرکت کر کے انتہائی مسرت ہوئی۔ کسی بھی روحانی سربراہ کے لحاظ سے آپ کے الفاظ ایک کامل مثال ہیں۔ یہ رتبہ آپ کو زیب دیتا ہے۔ پروگرام بہت اچھا ترتیب دیا گیا تھا۔ سب کا بہت شکریہ۔''

☆ ایک صاحب **پرویز بٹر صاحب** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''ہم خوش قسمت ہیں کہ حضور انور یہاں پھر سے تشریف لائے ہیں۔ مجھے اپنی زندگی میں دوسری بار حضور انور سے مل کر انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اس پروگرام کا انتظام بہت اچھا کیا گیا تھا۔''

☆**Kruno Kukos** صاحب نے کہا:

میں حضور کی شخصیت سے اور اس امن کے پیغام سے جو حضور نے پیش کیا بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔

☆اس پروگرام میں ممبر آف پالیمنٹ **Michelle Rowland** بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے آپ کے سربراہ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے خطابات اور تقاریر YouTube پر دیکھی ہیں، اس لئے انہیں خود ملنا میرے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا باعث تھا۔ ان کا بیان کردہ ہر نکتہ پُر معارف تھا۔ آپ کی قیادت کی وجہ سے احمدیہ کمیونٹی کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور یہاں آسٹریلیا کے مذہبی گروہوں میں یہ ایک منفرد بات ہے۔

☆ **پولیس کے ایک سپرنٹنڈنٹ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جس طرح حضور انور نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ (دین حق) کو انتہا پسندوں کے عمل نے بدنام کیا ہے میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس تنقید کا انہوں نے جس طرح امن کے پیغام کے ساتھ جواب دیا ہے، بہت شاندار ہے۔ میں آپ کی انگریزی کے معیار سے بھی انتہائی متاثر ہوا ہوں۔ میرے خیال سے بڑھ کر آپ کا بیان واضح، اعلیٰ لفاظی سے پُر تھا اور اس کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔

☆ **ایک اور پولیس کے سپرنٹنڈنٹ** بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

آج میں نے امن اور انصاف کا اعلیٰ پیغام سنا ہے۔ یہاں آنا بہت اچھا رہا اور میں ایک لمبے عرصہ تک اسے یاد رکھوں گا۔

☆اس پروگرام میں ایک **سکھ دوست** بھی شریک تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کی تقریر واقعی ایک شاندار تقریر تھی۔ واقعی بہت بہت خوب۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس تقریر کا متن بھجوائیں، میں اس کے لئے رقم ادا کرنے کو تیار ہوں۔ میں یہ تقریر پھر اپنی بیٹی کو دوں گا جو کہ پی ایچ ڈی کر رہی ہے تا کہ وہ اسے اپنی ریسرچ میں شامل کرے۔

☆ایک صاحب **Peter Barford** نے کہا:

میں نہیں جانتا تھا کہ ہم تیسری عالمی جنگ سے اس قدر قریب ہیں، لیکن دنیا کے معاملات کے متعلق میری کم علمی اس کا باعث ہوگی۔ بہر حال اب جبکہ سنی اور شیعہ (-) آپس میں لڑ رہے ہیں، آپ کا وجود ان میں اتحاد کا باعث ہے۔ میں حضور سے 2006ء میں ملا تھا اور آج رات پھر آپ سے ملنا میرے لئے عزت کا باعث ہے۔

☆آسٹریلیا کی ریفیوجی کونسل سے **Paul Power** صاحب بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے کہا:

تقریر حیرت انگیز تھی۔ میں نے سیکھا کہ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں، اس لئے عقائد کے باہمی اختلاف کے باوجود ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک فعال عیسائی ہونے کے ناطے اس نکتہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں نے آپ کی تقریر سے بہت کچھ سیکھا۔

☆اس پروگرام میں گھانا سے آئے ہوئے مہمان **Betty** اور **Samuel Asante** بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گھانا میں بھی قیام پذیر رہے ہیں اور یہ کہ روحانی سربراہ بننے کے بعد بھی آپ نے گھانا کا دورہ کیا۔ آپ کی تقریر شاندار تھی، بہت خوب! آپ نے فرمایا کہ دنیا میں امن ہونا چاہئے اور یہ بات بہت اہم ہے۔ شکریہ، آپ کی دعوت کا بہت بہت شکریہ۔

☆ایک مقامی استاد **Chris Bragg** نے کہا:

کیا ہی اعلیٰ پایہ کی تقریر تھی۔ مجھے حال ہی میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے بارے میں علم ہوا تھا اور یہ بات بہت خوشکن ہے کہ آپ یہاں آسٹریلیا میں موجود ہیں۔ جو کچھ بھی آپ نے کہا، بالکل صحیح ہے اور آج دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔

☆ایک عیسائی **Peter Hisner** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کی طرف سے جو پیغام دیا گیا وہ ناقابل یقین حد تک الہامی ہے۔ آپ کے پیغام کی وجہ سے ہی ہم نے جانا ہے کہ احمدی بہت نرم طبع اور انتہائی محبت کرنے والے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 13 نومبر 2013ء)

☆............☆............☆

خلافت کی بقا

نہ حسنِ مدعا پر ہے نہ شانِ ارتقا پر ہے
بقائے ہستی انساں خلافت کی بقا پر ہے

خلافت کیا ہے؟ خود نور خدا کا جلوہ گر ہونا
بشر کا بزمِ موجودات میں خیرُ البشر ہونا

نہ جب تک کارواں میں ہو امیرِ کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اس جہاں میں پاسباں کوئی

کلی جب شاخِ گل پر ہو تو کھِل کر پھول ہوتی ہے
اگر رحمت کا سایہ ہو، دعا مقبول ہوتی ہے

نہ جب تک کام آئے خود ہی فضلِ ایزدِ باری
''نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری''

یہی (ایمان) کا مفہوم ہے جو ہم سمجھتے ہیں
مگر دنیا میں اکثر ہیں جو اس کو کم سمجھتے ہیں

خلافت کشتیٔ ملت کی امیدوں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا ہے

وہی عالم وہی جذب و فسوں کاری عطا کر دے
ہمیں بھی اُس کی طلعت اُس کی بیداری عطا کر دے

عبدالسلام اختر

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

زرعی ادویات، سپرے مشینری، بیج سبزیات و چارہ جات اور باغات کے لئے جدید ٹریکٹر سپرے مشین کی سہولت میسر ہے۔
فرینڈز ایگرو سروسز
23 غلہ منڈی سرگودھا
048-3713847
امجد محمود وڑائچ: 0346-9717171
نوید احمد چیمہ: 0345-8607171
بلال احمد چیمہ: 0300-9606361

تحریر: مکرم عرفان حسین صاحب

انگریزی سے ترجمہ: شریف احمد بانی صاحب

سب کا ایک ہی واجب الاطاعت خلیفہ

میں جب بھی یہ مطالبہ سنتا ہوں کہ ایک ایسی خلافت قائم کی جائے۔ جو انڈونیشیا سے مراکش تک ساری امت مسلمہ پر حکمرانی کرے۔ تو زمینی حقائق سے اس قدر بے خبری اور جہالت پر میں تعجب سے اپنا سر ہلا کر رہ جاتا ہوں۔

ذرا غور فرمائیے اور سوچئے۔ مسلم دنیا آج سے پہلے اتنی منقسم کبھی نہیں تھی۔ شیعہ، سنیوں سے لڑ رہے ہیں۔ سیکولر ماڈرن مسلمان بنیاد پرستوں سے نبرد آزما ہیں۔ دیوبندیوں اور بریلوی کا اختلاف۔ ذرا سے معمولی اختلاف پر بھی ایک عام مسلمان دوسرے کو غیر مسلم قرار دے دیتا ہے۔ عرب صرف ذات اور نسل کی بنیاد پر غیر عرب کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں کسی بھی گروہ کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسرے گروہ کے فرد کو خلیفہ تسلیم کر لے۔

اگر ہم نماز اور عبادات کے ایک مخصوص طریقہ پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ تو ہم خلیفہ پر کیسے متفق ہو سکتے ہیں۔ پرانے اور سادہ قبائلی معاشرہ میں تو یہ ممکن تھا کہ چند بزرگ سردار اپنا ایک لیڈر منتخب کر لیتے تھے۔ لیکن اب جبکہ ڈیڑھ ارب مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اتفاق رائے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ مسلمان اپنے عقیدہ کی بناء پر متحد ہونے کی بجائے انتشار کا شکار ہیں۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں مبالغہ آرائی کر رہا ہوں۔ تو ذرا پاکستان پر نظر ڈالیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ شمالی افریقہ میں کیا ہو رہا ہے۔ تیونس جہاں سے عرب سپرنگ تحریک نے جنم لیا تھا۔ سلفی انتہا پسندوں نے اس نوخیز جمہوریت کو تقریباً مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ زیادہ تر مغرب زدہ عرب ملکوں میں متشدد انتہا پسندوں اور آزاد خیال مسلمانوں کے درمیان شدید انتشار اور تفرقہ کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔

لیبیا کو قبائلی اور فرقہ وارانہ منافرت کی بنا پر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کیونکہ مسلم برادر ہڈ والے اسلامی شریعت کی بنا پر ایک علیحدہ اسلامی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں اور ان کے مخالف وہ جمہوریت پسند ہیں۔ جنہوں نے کرنل قذافی کے ظلم وستم کے خلاف جدوجہد کی قیادت کی تھی۔ مسلح گروہ تیل کی دولت والے علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے کمزور حکومت کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ ان حالات میں جبکہ تشدد اور انتشار ایک معمول بن گیا ہے۔ ملک مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔

شام میں اس تکلیف دہ لڑائی کو اب تین سال ہو رہے ہیں۔ جہاں سرکاری فوجیں جہادیوں سے جنگ کر رہی ہیں۔ جہادیوں میں بہت سے غیر ملکی بھی شامل ہیں اور جمہوریت پسند باغی بھی ان کا حصہ ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اسلامی جہادی ان سیکولر گروہوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ جنہوں نے اسد کی حکومت کا تختہ الٹنے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ پریشان کن بات تو یہ ہے کہ علویوں اور سنیوں کے درمیان لڑائی بڑھتی جارہی ہے اور جس علاقہ میں جس گروہ کو برتری حاصل ہے۔ وہاں دوسرے نسلی اور ثقافتی گروہ کا صفایا کیا جارہا ہے۔

عراق شدید دہشت گردی کا شکار ہے۔ جہاں القاعدہ ایک اتحادی تنظیم ''اسلامک سٹیٹ آف عراق اینڈ سیریا'' سارے ملک میں ہزاروں لوگوں کو تہ تیغ کر رہی ہے۔ رسالہ ٹائم کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق صرف 2013ء میں آٹھ ہزار شہری مارے جاچکے ہیں۔ اسی رپورٹ میں امریکن ذرائع سے یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ گزشتہ 25 برس میں جتنے جہادی جنگ میں حصہ لینے کے لئے افغانستان میں داخل ہوئے تھے۔ اس لئے کہیں زیادہ جنگجو صرف اڑھائی سال میں شام پہنچے ہیں۔

مصر بھی خانہ جنگی کا شکار ہے۔ ایک طرف اخوان المسلمون اور ان کے حمایتی ہیں۔ تو دوسری طرف فوج اور اس کے آزاد خیال اتحادی ہیں۔ اگرچہ صدر مورسی ایک جمہوری منتخب صدر تھے۔ لیکن انہوں نے ایک آزاد خیال مصری سوسائٹی کو راتوں رات اسلامی معاشرہ میں تبدیل کرنے کی کوشش ناپسندیدہ اور بے ڈھنگے طریقہ سے کی۔ جس کی وجہ سے سول سوسائٹی ان سے ناراض ہو گئی۔ اس جاری تنازع نے جمہوری اقدار کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور فوجی بغاوت کو جواز فراہم کر دیا ہے اور عرب دنیا کے اس انتہائی اہم ملک کو زخم اس کے اپنے لوگوں نے لگائے ہیں۔ ان کے بھرنے میں ایک لمبا عرصہ لگے گا۔

اگرچہ یمن میں تصادم وقتی طور پر بظاہر ٹل گیا ہے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ ملک اپنے آپ سے حالت جنگ میں ہے۔ قبائلی تنازعات اور دشمنیاں جو ایک طرف مذہبی انتہا پسندوں اور دوسری طرف فوج کی حمایتی گروہوں کے درمیان ہیں۔ اس نے اتنا بڑا خلا پیدا کر دیا ہے۔ جسے عرب کے اس خطہ میں القاعدہ کے دہشت گرد پُر کر رہے ہیں۔

خلیج کی کئی ریاستوں اور سعودی عرب میں شیعہ اقلیت کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے۔ جو غیر منصفانہ سلوک کی بنا پر ناراض ہیں۔ بحرین جہاں ایک سنی خاندان حکمران ہے۔ وہاں شیعہ اکثریت کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی جاتی۔ کئی ماہ کی بے چینی اور بغاوت کو سعودی عرب کی مدد سے سختی سے کچل دیا گیا ہے اور یہ صورت حال کب تک اسی طرح رہے گی۔ واضح نہیں ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ پاکستان میں کس طرح شیعہ کو نشانہ بنایا جارہا اور خاص طور پر ہزارہ لوگوں کو ان کی مخصوص شکل و شباہت کی وجہ سے سنی انتہا پسند نشانہ بنا رہے ہیں اور افغانستان میں بھی ان بدقسمت لوگوں کو ان کے شیعہ عقائد کی بنا پر۔ سینکڑوں کی تعداد میں مار ڈالا گیا۔

اگرچہ اسلام میں اختلافات تو دو بڑے فرقوں یعنی سنی اور شیعہ سے شروع ہوئے۔ لیکن حالیہ برسوں میں ایک اور عنصر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ متشدد وہابی، سلفی اسلام ہے۔ جو سعودی عرب میں رائج ہے۔ جب سے وہاں تیل کی ریل پیل ہوئی ہے۔ انہوں نے غریب مسلم ممالک میں مدارس کے ذریعہ اپنے نظریات کا پرچار شروع کر رکھا ہے اور اب ایک نسل کے بعد اس متشدد نظریہ نے کئی مسلمان ملکوں میں جڑیں پکڑ لی ہیں اور صوفیائے کرام کے شائستہ، متحمل اور نرم مزاج رویوں پر غالب آگیا ہے۔ لیبیا سے مالی اور پاکستان تک صوفیاء کے مزارات کو خاص طور پر حملوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

اسلام کے دو مقدس ترین مقامات کا محافظ اور خادم ہونے کی وجہ سے سعودی عرب کو سنی مسلم ممالک میں ایک خاص مقام اور مرتبہ حاصل ہے۔

مگر افسوس کی بات ہے کہ گزشتہ چار دہائیوں سے کئی سنی ممالک سعودی عرب کی پیروی کر رہے ہیں اور ان کا معاشرہ غیر متحمل اور متشددانہ ہوتا جارہا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تیل کی دولت سے مالامال شاہی خاندان اپنے ڈالروں کی مدد سے اپنے نظریات ان ملکوں میں پھیلا رہے ہیں۔ تاکہ اگر کبھی کوئی خلیفہ بنتا ہے۔ تو سعودی عرب والے چاہیں گے کہ ان کے بادشاہ کو اس مرتبہ پر فائز کیا جائے اور یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے پروڈالرز کا استعمال ایک راستہ ہے۔

(ڈان کراچی 26 دسمبر 2013ء)

خلافت تا ابد

راہ حق کی مشکلیں رحمت کے ساماں ہو گئیں
آنسو آہیں اور کراہیں نذر جاناں ہو گئیں

فضل و احساں سے خلافت تا ابد محفوظ رکھ
سب مناجاتیں دعائیں جزو ایماں ہو گئیں

جان و مال و آبرو اولاد کی قربانیاں
پیارے آقا کی دعاؤں سے سب آساں ہو گئیں

خود خدا نے لے لیا اپنی پناہوں میں ہمیں
خوں نہائی ساری خوشیاں دردو درماں ہو گئیں

ظالموں کو رفتہ رفتہ خود ہی کھا جاتا ہے ظلم
گمرہوں کی بستیاں برباد و ویراں ہو گئیں

کیسے کیسے ہیرے خاک و خون میں نہلا دیئے
قیمتی انسانی جانیں کیسی ارزاں ہو گئیں

''کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو''
ناری شیطاں کی ادائیں خوئے انساں ہو گئیں

ا۔ب۔ ناصر

خلافت احمدیہ کی ایک عظیم برکت

کنواری اقوام احمدیت کی آغوش میں

آسٹریلین اور فجیئن قوم کے دین حق میں داخلے کی پیشگوئی اور اس کا ظہور

عبدالسمیع خان

حضرت مسیح موعود کے طفیل جو عالمی انقلاب مقدر ہے اس کا ایک پہلو ان اقوام سے تعلق رکھتا ہے جنہیں مذہبی اصطلاح میں کنواری اقوام قرار دیا گیا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ بہت سی پیشگوئیاں استعاروں کی زبان میں کی جاتی ہیں اور ان کا صحیح مفہوم اس وقت تک مخفی رہتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مجاز کا پردہ نہ ہٹایا جائے یا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اصل معنے آشکارا نہ کرے۔

اب آیئے اس پیشگوئی کی طرف جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے انجیل میں بیان کی گئی ہے۔

انجیل متی باب 24 میں حضرت مسیح نے اپنی بعثت ثانی کی پیشگوئی کی ہے اس کے بعد باب 25 کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

"اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دلہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا اور جب دلہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دلہا آ گیا۔ اس کے استقبال کو نکلو اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعل درست کرنے لگیں اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب دیا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جا رہی تھیں تو دلہا آ پہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور آ کر کہنے لگیں۔ اے خداوند! اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول دے اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا"۔

(متی باب 25 آیت 1 تا 12)

یہ تمثیل درحقیقت حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنی بعثت ثانی کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس تمثیل میں حضرت مسیح ناصری نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو کچھ قومیں جو ہوشیار ہوں گی وہ مجھے مان لیں گی لیکن کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے مجھے ماننے سے محروم رہ جائیں گی۔ (الفضل 19 فروری 1960ء)

یہ قومیں کون سی ہیں اس کو سمجھنے کے لئے یہ بات جاننی ضروری ہے کہ

مذہبی اصطلاح میں کنوارا پن قابل تعریف نہیں بلکہ ایک بڑا بھاری نقص ہے اور دنیا کی تمام قوموں کے لئے یہ مقدر ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی کے ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی اور اطاعت میں داخل ہوں اور اپنا وجود اسی آسمانی دلہا کے سپرد کر دیں تا کہ وہ روحانی طور پر باور آور ہوں اور ان کی روحانی اولاد پیدا ہو۔

پس کنواری سے مراد وہ تمام اقوام ہیں جنہوں نے ابھی تک دین حق قبول نہیں کیا۔ یہ قومیں دو حصوں میں منقسم ہیں ایک تو وہ اقوام ہیں۔ جن تک دین حق کے دور اول میں پیغام نہیں پہنچا۔

اور دوسری وہ جن تک دین حق کا پیغام پہنچا تو ہے مگر انہوں نے قبول نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو بہت معمولی حد تک ان میں سب سے زیادہ طاقتور اور وسیع حصہ عیسائی اقوام کا ہے جو خود بھی بیتابی کے ساتھ حضرت مسیح کی بعثت ثانی کی منتظر ہیں۔

عیسائی اقوام کو خاص طور پر کنواری اقوام کے زمرے میں شامل کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بقول ان کے وہ حضرت مسیح ناصری کی پیروکار ہیں لیکن دراصل انہیں حضرت مسیح پر ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ انہیں خدا کے نبی کی بجائے خدا کا بیٹا قرار دیتی ہیں۔ مسیح موعود کی خلافت کے ذریعہ ہی دین حق میں داخل ہو کر انہیں مسیح اول پر بھی حقیقی ایمان عطا ہوگا اور وہ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے خطاب مطبوعہ الفضل یکم فروری 1944ء میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ جس کے کئی اقتباسات اس مضمون میں درج ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دورہ مشرق بعید 1983ء کے دوران فجیئن اور آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا گہری نظر سے جائزہ لینے کے بعد انہیں کنواری اقوام قرار دیا۔ فجی قوم کے متعلق فرماتے ہیں:۔

جب فجی قوم سے ہمارا تعارف ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ فجی قوم بھی ان قوموں میں سے ایک قوم ہے جس کو خدا تعالیٰ نے بطور کنواری اور بیمار دکھایا۔ صورت یہ ہے کہ جب میں نے جائزہ لیا تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ فیجیز میں مسیحیت تو پھیلی ہے لیکن (دین حق) نہیں پھیلا اور (دین حق) کے نقطہ نگاہ سے فجی قوم بالکل کنواری بیٹھی ہوئی ہے۔

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 1983ء)

پھر آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

یہ قوم اس لحاظ سے کنواری ہے کہ اب تک اس کو (دین حق) کا پیغام نہیں پہنچا اس قوم کا دلہا (دین حق) ہے۔ (الفضل 29 نومبر 1983ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے دین کے عالمگیر غلبہ اور تمام اقوام عالم کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ (الوصیت ص 6)

پھر اللہ تعالیٰ نے حسن و احسان میں مسیح کا نظیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو یہ خبر دی کہ اس پیشگوئی کا آپ کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور آپ کے ذریعہ کنواری اقوام کا دین حق میں داخلہ مقدر ہے۔ چنانچہ جنوری 1944ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود پر ایک رویا کے ذریعے یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس رویا میں آپ نے فرمایا:

انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ

کہ میں بھی مسیح موعود ہی ہوں یعنی اس کا مشابہ نظیر اور خلیفہ

اسی رویا میں آگے چل کر کنواری اقوام کا ذکر آتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال کے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب میں کہتا ہوں میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب میں کہتا ہوں میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں جن کے لباس صاف ستھرے ہیں۔ دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں مجھے السلام علیکم کہتی ہیں اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔

اس رویا کی تعبیر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

رویا میں میں نے جو یہ کہا کہ میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے زمانہ میں یا میری (دعوت الی اللہ) سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں۔ ان قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصری کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائے گا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ ایمان لانے والی سمجھی جائیں گی۔

(الفضل یکم فروری 1944ء)

اس رویا سے قریباً دس سال قبل خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیروں کے تحت آپ کے ہاتھوں تحریک جدید کی بنیاد رکھوائی۔ جس کے ذریعہ تمام اقوام عالم میں دعوت حق کا ایک ابدی نظام جاری کر دیا گیا ہے اور یہ کارواں اب ہر دم بلندیوں کی جانب بڑھ رہا ہے۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے ایک ایسی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے رکھ دی ہے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصری کی وہ پیشگوئی کہ کنواریاں دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوں گی ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔ مثیل مسیح ان کنواریوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے جائے گا اور وہ قومیں جو اس سے برکت پائیں گی خوشی سے پکار اٹھیں گی کہ ہوشعنا، ہوشعنا اس وقت انہیں محمد ﷺ پر ایمان لانا نصیب ہوگا اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اول پر سچا ایمان نصیب ہوگا اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر درحقیقت گالیاں دے رہی ہیں لیکن مقدر یہی ہے کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہوگا کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیح سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے نیچے بسیرا کریں گی اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی اور جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے۔ ویسے ہی زمین پر آ جائے گی۔ (الفضل یکم فروری 1944ء)

لاریب کہ یہ پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے ذریعہ سے خوب پوری ہوئی۔ بہت سی اقوام آپ کے قائم کردہ نظام دعوت الی اللہ کے ذریعہ دین حق کی آغوش میں آئیں اور یہ سلسلہ جاری ہے اور ابھی بہت سی ایسی اقوام دین قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ انہی میں سے دو اقوام فجی اور آسٹریلیا کے قدیمی باشندے بھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان قوموں کے دین میں داخلہ کی پُرجلال پیشگوئی اپنے پہلے دورہ کے بعد فرمائی۔ فجی قوم کے متعلق فرمایا:

یہ قوم اللہ کے فضل سے قبول (حق) کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے...... ایک قدم اور ایک چھلانگ اور ایک جھپٹا مارنے کی دیر ہے سارا فجی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں پڑا ہوگا۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے متعلق فرمایا:

وہ دن دور نہیں جب آسٹریلیا کے براعظم میں (دین) کا سورج پوری شان سے چمکے گا اب تو آسٹریلیا میں جگہ جگہ (بیوت الذکر) بنیں گی۔ لازماً آسٹریلیا کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن کے سائے میں آنا پڑے گا۔

(الفضل 29 نومبر 1983ء)

یہ ساری بشارات اس آسمانی بادشاہت کے قیام کے لئے ہیں جس کے تخت پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اس آسمانی بادشاہت کے قیام کی اقوام عالم ہمیشہ منتظر ہیں اور انجیل میں بھی اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یوحنا اپنے ایک کشف کے ذکر میں بیان کرتا ہے۔

میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگھار کیا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھو خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ ان کے ساتھ رہے گا اور ان کا خدا ہوگا۔

(مکاشفہ یوحنا باب 21 آیت 1 تا 3)

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کا تعارف بھی کرا دیا جائے۔

گوروں کی آمد سے کم از کم چالیس ہزار سال پہلے سے ایبوریجنز آسٹریلیا میں رہتے ہیں ان کے مذہب کی بنیاد خوابوں پر ہے جن کے بارہ میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سچی مبشر رؤیا نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ یعنی خدا کی طرف سے ملنے والی ہدایت کا آغاز خوابوں کے ذریعہ ہوتا ہے جو ترقی کرتے کرتے شریعت اور ماموریت کے الہام تک پہنچتا ہے۔ ایبوریجنز مختلف قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ چھ سو سے زائد زبانیں بولی جاتی تھیں۔ نہ ان کا آپس میں کوئی رابطہ تھا نہ کوئی مشترک زبان تھی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس کے باوجود وہ سبھی یہ مانتے تھے کہ کائنات کی ایک طاقت ہے جو رؤیا کے ذریعہ ہم سے رابطہ رکھتی ہے۔ ان کی خوابوں کا ایک نظام ہے خوابوں کی تاویل کرنے والے ان میں بزرگ موجود ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ خوابوں میں جو پیغام ملتے ہیں وہ مستقبل میں اسی طرح پورے ہوتے ہیں یہ گویا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا نے کسی بھی قوم اور نسل کو بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں حضور کی کتاب اور روزنامہ الفضل 30 جنوری 2003ء)

ان کو یقین تھا کہ اس کائنات میں ایک برتر ہستی ہے جو ہر چیز سے پہلے موجود تھی جس نے دنیا کو پیدا کیا اور پھر آسمانوں پر چلی گئی (جس طرح قرآن کہتا ہے کہ خدا نے مخلوقات کو پیدا کیا اور عرش پر قرار فرما گیا یعنی مخلوق سے منزہ جو تنزیہی صفات ہیں ان کے پردہ میں مستور ہو کر اور تشبیہی صفات کو ظاہر کرکے تدبیر امور کائنات فرمانے لگا)۔

(الفضل 18 دسمبر 2006ء ص 31 کالم 4)

کنواری اقوام کے متعلق پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد میں اس طرح بھی پوری ہوئی کہ عالمی بیعت کی مہم کے ذریعہ نئی نئی کنواری اقوام نے احمدیت کی آغوش میں پناہ حاصل کی۔ ان میں فجی قوم اور آسٹریلیا کے قدیم باشندے قابل ذکر ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1983ء میں مشرق بعید کے دورہ پر تشریف لائے تو فجی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا میں ایک بزرگ خاتون دکھائیں جو حضور کی والدہ محترمہ کی رضاعی بہن تھیں جنہوں نے کبھی شادی نہ کی تھی اور برص کی مریضہ تھیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بڑی محبت سے گلے لگا لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی تھی جس کا بائبل میں ذکر ہے کہ کنواریاں اس کا انتظار کریں گی اور مسیح کے متعلق اس کی صفات میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ برص زدہ کو اچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا میں دو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مسیح موعود کو جن کنواریوں کو برکت بخشنے کی خوشخبری دی گئی ہے اس سفر میں انشاء اللہ ایسی کنواری قوموں سے ہمارا واسطہ پڑے گا اور پھر برص دکھائی گئی جو مسیح سے تعلق رکھتی ہے کہ مسیح جس بیماری کو شفاء بخشے گا اس میں سے ایک برص ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ایک خاتون میں جو کنواری بھی ہیں اور جن کو برص بھی ہے اور ذاتی طور پر ان کے اندر نیکی پائی جاتی ہے۔ تو یہ بھی خوشخبری تھی کہ یہ بیماری ایک سطحی بیماری ہے گہری نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں جو یہ اہم کام ہے کہ نئی قوموں کو (احمدیت) سے روشناس کرائے گا اس کا وقت آ پہنچا ہے۔ چنانچہ اس رؤیا کے بعد جب فجی قوم سے ہمارا تعارف ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ فجی قوم بھی ان قوموں میں سے ایک قوم ہے جس کو خدا تعالیٰ نے بطور کنواری اور بیمار دکھایا۔

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1984ء)

1989ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آسٹریلیا کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے لیڈر برنم برنم بھی ایک گروپ کے ساتھ حضور کو ملنے آئے تھے۔ وہ ایبوریجنز کی اس نسل کے نمائندہ تھے جنہیں مسروقہ نسل (STOLEN GENERATION) کہا جاتا ہے۔ وہ ان ہزاروں بچوں میں سے ایک تھے جن کو حکومت نے ان کے والدین سے زبردستی چھین کر مختلف اداروں اور چرچوں کی کفالت میں دے دیا تھا۔ ان کا ماضی ان سے چھین لیا گیا تھا۔ انہیں عیسائی مذہب اور کلچر سکھایا گیا تھا۔ ان کے والدین اور قبیلوں سے ان کا تعلق منقطع کر دیا گیا اور ان پر طرح طرح کے ظلم کئے گئے۔ برنم برنم 1936ء میں پیدا ہوئے تھے ابھی پانچ ماہ کے تھے کہ گوروں نے زبردستی ان کی والدہ کی گود سے انہیں چھین لیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہاں انسان نہیں بلکہ حیوان سمجھا جاتا تھا۔ رات کے وقت ان کے سامنے بے حیائی کے کام کئے جاتے تھے۔ ان بچوں سے ان کی طاقت سے بڑھ کر سخت کام لئے جاتے بھوکا رکھا جاتا علاج کی سہولت سے بھی محروم رکھا جاتا۔ چنانچہ بہت تھے جو وقت سے پہلے مر جاتے۔

(سڈنی مارننگ ہیرلڈ 24 مئی 1997ء)

برنم برنم 1997ء میں وفات پاگئے تھے۔

(الفضل 18 دسمبر 2006ء ص 31 کالم 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2006ء میں پہلی مرتبہ آسٹریلیا کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ 14 اپریل 2006ء کو پہلی مرتبہ کسی خلیفۃ المسیح کا دنیا بھر میں براہ راست خطبہ جمعہ نشر ہوا۔

22 اپریل 2006ء کو ایک لوکل Aboriginal Community کے ممبر نے حضور انور کو اپنے روایتی انداز میں خوش آمدید کہا اور اپنے روایتی آلات اور شکار کے لئے استعمال کئے جانے والے، لکڑی سے بنے ہوئے ہتھیاروں اور آلات Didgeridoo، Boomerang اور Clap Sticks کے بارہ میں بتایا۔ ایبوریجنز Didgeridoo کو میوزک اور مختلف آوازیں لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی آلہ کے ذریعہ ایبوریجنز کے نمائندہ نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا اور میوزک کی مختلف Tunes نکالیں۔

Boomerang ہتھیار کمان کی شکل کا ہوتا ہے اور اسے ایک خاص طریق اور زاویہ سے فضا میں پھینک کر پرندوں وغیرہ کا شکار کیا جاتا ہے۔ اس ہتھیار کی ایک خوبی یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ جس جگہ سے پھینکا جائے وار خالی جانے کی صورت میں یہ ایک دائرہ کی شکل میں گھومتا ہوا واپس اسی جگہ آتا ہے جہاں سے اسے پھینکا گیا تھا۔ تاہم اس کے لئے ایک خاص رخ، خاص زاویہ اور ہوا کا رخ بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ہتھیار کو چند مرتبہ فضا میں پھینکا۔

اسی (Hotel) Lodge کے ایک احاطہ میں چند جانور رکھے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کی مالکہ کی درخواست پر یہ جانور بھی دیکھے۔ ان جانوروں میں Uamas، Alpacas، Ostriches بھی شامل تھے۔ حضور انور نے اس Rural ایریا میں جانور رکھنے اور ان کو خوراک اور افزائش کے بارہ میں ہوٹل کی مالکہ سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

(الفضل 8 مئی 2006ء ص 5 کالم 4)

ان ایبوریجنز میں ہونے والی پاک تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم خالد سیف اللہ صاحب بیان کرتے ہیں:۔

مجھے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ ایک ایبوریجنی احمدی ہوگیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کے دوستوں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں احمدی ہو کر کیا ملا؟ کہنے لگا میں اب صاف ستھرا رہتا ہوں کیونکہ نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ باقاعدہ شادی کرکے بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ نہ میں شراب پیتا ہوں نہ کوئی اور نشہ کرتا ہوں۔ جؤا بھی نہیں کھیلتا۔ کام کرکے کھاتا ہوں میرے پاس پیسے بچتے ہیں اس لئے میں نے اپنا مکان بھی قسطوں پر خرید لیا ہے۔ جبکہ تم سب اپنے پیسے ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہو اور کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہو۔ اب بتاؤ کہ میں اچھا ہوں کہ تم؟

(الفضل 18 دسمبر 2006ء ص 32 کالم 1)

حضور انور کے دورہ آسٹریلیا 2013ء میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان قدیم اقوام کی طرف سے نہایت محبت اور بشاشت کا سلوک ہوا۔ 23 اکتوبر 2013ء کو تقریب عشائیہ میں جب ایڈریسز کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلے Aunty Robyn Williams جو آسٹریلیا کی قدیم قوم Aboriginal کے قبائل Ugambe اور Mulanjali کی ایک بزرگ خاتون ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حضور کو خوش آمدید کہا بیت الذکر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ ایک مقامی آرٹسٹ کا تحفہ پیش کیا۔

موصوفہ نے بتایا کہ اسے کوئی عام آدمی چھو یا بجا نہیں سکتا لہٰذا انہوں نے ممبر آف پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ وہ خود اسے حضور انور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کریں۔ چنانچہ ممبر پارلیمنٹ نے اسے حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ کئی ایڈریسز کے بعد حضور انور خطاب کے لئے تشریف لائے تو خطاب کے آغاز سے قبل فرمایا کہ تمام مہمان مقررین کے ایڈریسز کے بعد تالیاں بجائی گئی ہیں لیکن Aunty Robyn کے ایڈریس کے بعد تالیاں نہیں بجائی گئی تھیں۔ تو اب سب سے پہلے آنٹی Robyn کے لئے تالیاں بجائیں۔ چنانچہ سارے ہال نے تالیاں بجائیں۔

بزرگ خاتون ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے قبیلہ میں عزت دی جاتی ہے۔ موصوفہ نے تقریب کے بعد اس بات کا اظہار کیا آج کی اس تقریب میں جو مجھے عزت دی گئی ہے میں اس کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی ہمارا ایبوریجنز کا فلیگ بھی لگایا گیا۔ ایسی عزت تو ہمیں کبھی کسی نے نہیں دی۔ موصوفہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سے بھی ملی تھیں۔ جب مل کر باہر آئیں تو روتی جارہی تھیں اور یہی کہتی تھیں کہ آج مجھے آپ سب نے بہت عزت دی ہے۔

(الفضل 22 نومبر 2013ء)

آج جماعت احمدیہ ان کنواری اقوام تک پہنچ رہی ہے۔ ان کے دلوں کو فتح کر رہی ہے اسی لئے حضور انور نے آسٹریلیا کے احمدیوں کو دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ کی ہدایت کی ہے۔ پس نرمی، محبت، پیار، عزت اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ان کی روحانی فتح کے دن قریب ہیں۔ یہ ساری کنواری

باقی صفحہ 13 پر

عشق و وفا کی ڈور سے خود کو باندھ لیا جب عروہ سے تب سے ہم پر اللہ کے انعام اکرام اترتے ہیں

مومنوں سے وعدہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (نور:56)

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں نبوت قائم رہے گی پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ بعدازاں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد حدیث 17680)

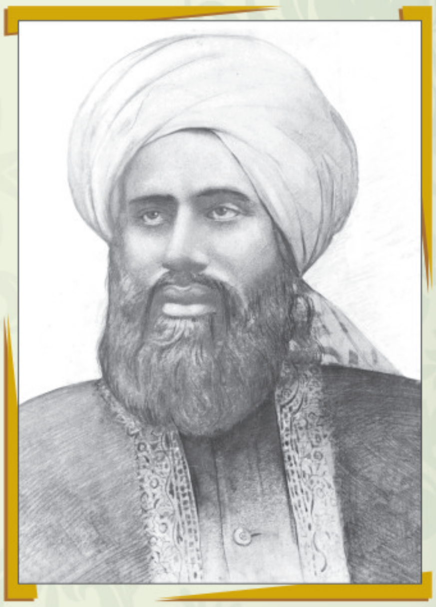

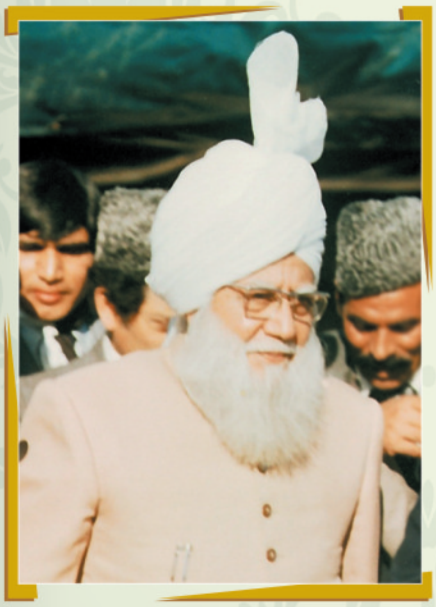

دوسری قدرت کے مظہر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 306)

خلیفہ خدا بناتا ہے

فضائے غم میں سکینت کے ابر لاتا ہے
دلوں کی کھیتیوں میں تمکنت اگاتا ہے
وہ اپنے نور سے اک شکل سی بناتا ہے
دلوں پہ مہر اطاعت وہی لگاتا ہے
وہ اپنا فیصلہ دنیا کو پھر سناتا ہے
قسم خدا کی خلیفہ خدا بناتا ہے

(عبدالکریم قدسی)

قلب و نظر کے پاک مسیحا ہم ترے پیار کے آنگن میں نور سے نہلاتے ہیں حسنِ عمل میں روز اُجلتے ہیں

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

اطاعت امام کا ایک عارفانہ نکتہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب سلسلہ احمدیہ کے نہایت قیمتی وجود تھے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کے مخلص ترین رفقاء میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ 1897ء میں آپ حضرت اقدس کے حلقہ غلامی میں آئے اور آخردم تک سلسلہ عالیہ کی گرانقدر خدمات بجالاتے رہے۔ انگریزی ترجمہ قرآن آپ کی علمی قابلیت اور قرآن فہمی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور جسے اپنوں اور غیروں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔ یہ آپ کی وہ غیر معمولی خدمت ہے جو تاقیامت آپ کی یاد دلوں سے محو نہیں ہونے دے گی۔ آپ 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

آپ 26 فروری 1936ء کو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی تکمیل کے لئے قادیان سے انگلستان تشریف لے گئے۔ راستہ میں بمبئی شہر (اب ممبئی) میں مختصر قیام کا اتفاق ہوا۔ جمعہ کا روز تھا۔ مقامی احمدیوں نے آپ سے نماز جمعہ پڑھانے کی درخواست کی۔ جسے آپ نے قبول فرماتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ سے اس صاحب عرفان کے انداز فکر اور اسلوب بیان کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''آپ سب جانتے ہیں کہ میں اس جگہ کی مقامی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ میرا آپ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق یا شناسائی نہیں حتیٰ کہ میں آپ لوگوں سے ذاتی طور پر متعارف بھی نہیں لیکن بایں ہمہ آپ نے نماز جمعہ کے لئے مجھے اپنا امام بنانا پسند کیا ہے۔ میری یہ خواہش ہرگز نہ تھی۔ آپ لوگوں نے ازخود میرا انتخاب کیا ہے۔ اگرچہ میں ایک معمولی آدمی ہوں اور آپ کو کسی معاملہ میں مکلّف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا لیکن چونکہ آپ نے آج وقتی طور پر اپنی امامت کے لئے میرا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے اب آپ سب پر یہ فرض ہوتا ہے کہ اس نماز میں صدق دل کے ساتھ پورے طور پر میری پیروی کریں۔ آپ سب کو لازمی طور پر میری اقتداء کرنا ہوگی۔ کسی کو چون چرا کی مجال نہ ہوگی۔ میری کسی غلطی پر آپ زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر میں نماز میں کوئی غلطی کر جاؤں تو آپ لوگوں کو بھی لازمی طور پر میری اقتداء میں وہ غلطی کرنا ہوگی۔ کسی کو نکتہ چینی کرنے کا حق نہ ہوگا۔''

پھر اس امر کو بنیاد بنائے ہوتے جو نہایت گہرا عارفانہ نکتہ بیان کیا وہ اطاعت امام کے سلسلہ میں آپ کے دلی کیفیت و جذبات کا دلکش نظارہ کھینچتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

''اس بات کے بیان کرنے سے میری غرض آپ کو یہ نصیحت کرنا ہے کہ ہمارے مذہب (-) میں جب ایک معمولی آدمی جس کو صرف وقتی طور پر امام بنایا جائے۔ اسی کی اطاعت کا یہ تقاضا ہے تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح جس کے ہاتھ پر ہم سب نے بیعت کی ہوئی ہے، اس کی بدل و جان اطاعت اور فرنبرداری کرنا کس قدر ضروری ہے اور اسے روگردانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس نکتہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیو۔''

(روایت مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ایم اے لاہور۔ الفضل 23/اگست 1973ء صفحہ 6)

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب آسٹریلیا

خلافت کی اطاعت اور خلیفہ وقت کا بے مثال رعب

غالبًا 1988ء کی بات ہے۔ خاکسار ان دنوں گلاسگو میں عارضی طور پہ مقیم تھا۔ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کا پروگرام بنا تو ایک ہندو دوست مکرم نندا صاحب نے بھی ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ جماعت کے کافی قریب اور اس کے پیغام سے متاثر تھے۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ) پہنچے، شام کو مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب سے ملاقات ہوگئی جو پہلے انگریز واقف زندگی تھے۔ آپ گلاسگو کے ایک کٹر عیسائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ فوجی ملازمت کے تحت ہندوستان آئے۔ قادیان کا شہرہ سن کر بغرض تحقیق پہنچے تو حق قبول کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس صوفی منش عالم باعمل مخلص انگریز احمدی کو کئی کتابوں کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ مربی سلسلہ کے طور پر جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملی۔ بہرحال گلاسگو کے حوالے سے خاکسار نے نندا صاحب کا تعارف آپ سے کروایا اور پھر نندا صاحب سے کہا کہ مکرم آرچرڈ صاحب بھی گلاسگو کے ہیں۔ یہ سن کر آرچرڈ صاحب نے زور سے نفی میں سر ہلا کر فوراً تردید کی اور کہا کہ وہ گلاسگو سے نہیں ہیں۔ نندا صاحب نے مجھے گھورا اور میرا چہرہ تذبذب خجالت اور حیرانی کے ملے جلے جذبات کا مرقع بن گیا۔ آرچرڈ صاحب مسکرائے اور پھر کہا کہ میرا تعلق اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے ہے جہاں خلیفہ وقت نے مجھے مستقلاً رہنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اب میرا حوالہ گلاسگو نہیں بلکہ اسلام آباد ہے۔ یہ سن کر میرے چہرے کا رنگ تو بحال ہوگیا مگر اب نندا صاحب کا چہرہ دیکھنے والا تھا جو ایک ''گورے'' احمدی کو اپنے امام کی اطاعت میں اتنا ڈوبا دیکھ کر ورطۂ حیرت میں مبتلا اور انتہائی متاثر نظر آرہا تھا، کہ اس کو اس کے امام نے جس جگہ بٹھا دیا وہی اس کے لئے اس کا وطن قرار پایا۔

خاکسار کو ''اول المہاجرین'' حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کا وہ واقعہ یاد آرہا ہے جب ایک بار (جبکہ بھیرہ میں آپ نے ایک بڑے شفا خانے کی تعمیر شروع کی ہوئی تھی) آپ قادیان میں حضرت امام الزماں مہدی دوراں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود سے ملنے آئے اور آپ نے خواہش ظاہر کی کہ اب آپ قادیان ہی میں رہائش اختیار کرلیں اور اپنی لائبریری اور اہل خانہ کو بھی قادیان منتقل کرلیں تو حضرت مولوی صاحب نے جو یکہ بھیرہ واپسی کے لئے کرایہ پہ لیا تھا اسے فارغ کردیا اور اپنے امام کے آستانہ کے ایسے ہورہے کہ آپ کے بقول پھر ''میری واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہوگئے''۔

(مرقات الیقین)

حضرت مسیح موعود نے آپ کے اس مثالی جذبہ اور عملی نمونہ کے بارہ میں فرمایا ''وہ میری محبت میں......وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کیلئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کیلئے اپنے اصلی وطن کی یاد بھلا دیتا ہے اور ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے''۔

(مرقات الیقین فی حیاتِ نورالدین۔ صفحہ 8)

آپ نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کاش جماعت کا ہر فرد ''نورالدین'' بن جائے، فرمایا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح الزماں کی اس دعا کو قبول کرتے ہوئے جماعت کو کئی ایسے مخلص فدائی عطا کئے اور کرتا رہے گا۔

چنانچہ خود حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک موقع پہ مکرم مولوی غلام رسول راجیکی صاحب کی ایک تقریر سن کر فرمایا (جو آپ کی عظمت اور منکسر المزاجی پہ دلیل ہے) کہ ''ہمارے مرزا نے تو کئی نورالدین پیدا کردیئے ہیں!''

(حیاتِ قدسی)

ہم سب کو ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ راقم الحروف سمیت ہمیں بھی امام وقت کے ساتھ اخوت اور اطاعت کے ایسے ہی نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

قارئین ذکر ہورہا تھا ہمارے مہمان نندا صاحب کا۔ جلسہ پہ روانگی سے پہلے انہوں نے کہا تھا کہ وہ لوگوں کی آنکھوں میں جھانک کر پتہ لگا لیتے ہیں کہ اگلا کتنے پانی میں ہے اور جب وہ ہمارے خلیفہ صاحب سے ملیں گے تو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کے ''اندرونی من'' کی حقیقت جان جائیں گے۔ جب ملاقات کا وقت آیا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ نندا صاحب کا تعارف کروایا گیا کہ ایک ہندو دوست ہمارے ساتھ جلسہ میں شرکت کرنے گلاسگو سے تشریف لائے ہیں (یہ گروپ ملاقات تھی) تو حضور نے فرمایا اچھا تو پھر آگے آکر ہاتھ ملالیں اور اگر ذاتی ملاقات کرنی ہے تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے وقت بھی لے لیں۔ نندا صاحب نے آگے جا کر حضور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور حضور کے کسی استفسار پر جواب بھی دیا۔

ملاقات ختم ہوئی، حضور تشریف لے گئے تو بعد میں خاکسار نے لپک کر نندا صاحب سے پوچھا کیا آپ نے حضرت صاحب کی آنکھوں کے اندر جھانک کر دیکھا؟ آپ کو تو انہوں نے اپنے قریب بلا لیا تھا۔

محجوب ہو کر بولے کہ آنکھوں کے اندر کیا جھانکنا تھا، ان کی شخصیت کا تو اتنا رعب تھا کہ آنکھ ملانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ کہنے لگے کہ جب لمبی ملاقات ہوگی تو پھر کوشش کر کے دیکھوں گا۔

خاکسار کے علم میں نہیں کہ بعد میں نندا صاحب کی ایسی کوئی ''کوشش'' کامیاب بھی ہوئی یا نہیں۔

☆......☆......☆......☆

خلافت کی باتیں

خلافت کی باتیں سُنو دوستو
سدا تم اطاعت کرو دوستو

ملے گی خلافت سے ہی زندگی
خلافت سے جُڑ کر رہو دوستو

جو خطبوں میں آقا نصیحت کریں
اسی کے مطابق چلو دوستو

وہ کہتے ہیں مولیٰ سے الفت کرو
خدا کے ولی سب بنو دوستو

یہ آقا کی باتوں کے تازہ گلاب
سدا ان سے جھولی بھرو دوستو

خواجہ عبدالمومن ناروے

Nas
2943

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

قدرت ثانیہ۔ جماعتی ترقیات کا ذریعہ

خلافت درسگاہ علم و عرفان الٰہی ہے
خلافت اس زمیں پر آسمانی بادشاہی ہے

خدائے واحد و یگانہ اللہ جل شانہٗ اپنی پیاری کلام قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ النور آیت 56 میں مومنوں کو عظیم الشان خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

خلافت کی اقسام

قرآن پاک میں خلافت کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں۔

1۔خلافت نبوت۔ 2۔ خلافت قومی۔
3۔خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

ان تینوں اقسام کی تفصیل مختلف سورتوں میں بیان ہوئی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔خلافت نبوت و ماموریت

حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:
میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔
(البقرۃ:31)

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے فرمایا:
اے داؤد ہم نے تجھے زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔
(ص:27)

قومی خلافت

قومی خلافت کا ذکر درج ذیل آیات میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
یاد کرو جب اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنایا تھا۔ یعنی قوم نوح کی تباہی کے بعد ان کی جگہ تم کو دنیا میں حکومت و غلبہ عطا ہوا۔
(الاعراف:70)

حضرت صالح علیہ السلام کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
یاد کرو جب تم کو اللہ تعالیٰ نے عاد اولیٰ کی تباہی کے بعد ان کا جانشین بنایا۔ (الاعراف:80)

خلافت علیٰ منہاج النبوت

خلافت کی تیسری قسم اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں بیان فرمائی ہے اور وہ نبوت کے بعد کی خلافت ہے۔ یعنی ایسے خلفاء جو نبی کی وفات کے بعد ان کے جانشین ہوں۔ اس کے نقش قدم پر چلنے و چلانے والے ہوں اور نبی پر ایمان لانے والوں میں اتفاق و اتحاد اور تنظیم قائم کرنے والے ہوں۔ ان کے لئے ضروری نہیں کہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی۔
(نور:56)

نبوت کے بعد خلافت

رحمۃ للعالمین خاتم النبیّین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ مومنین کو یوں خوشخبری عطا فرماتے ہیں:۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب بھی کوئی نبوت آئی اس کے بعد خلافت قائم ہوئی ہے۔
(کنز العمال الفصل الاول فی بعض خصائص الانبیاء حدیث نمبر 3224)

قرآن کریم میں مذکور اقسام خلافت سے علم ہوتا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام نبی کی وفات کے بعد منشاء الٰہی پر ہوتا ہے جب نبی و مامور من اللہ کی وفات ہوتی ہے تو اچانک مومنین کو جان کا دھچکہ لگتا ہے۔ ایک دفعہ مومنین پر قیامت برپا ہو جاتی ہے اور دل بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے مقابل نبی و مامور من اللہ کے مخالفین کے لئے نبی کی وفات خوشی و شادمانی کا باعث بنتی ہے وہ خوب بغلیں بجاتے اچھلتے کودتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ تب غیب سے نصرت الٰہی اپنا کام دکھاتی ہے اور قدرت ثانیہ کا ظہور کر کے خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام عمل میں آتا ہے تمام مومنین کے دل خلیفہ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور مومن سنبھل جاتے ہیں اور دشمن کی جھوٹی خوشی خاک میں مل جاتی ہے۔ ایسی خلافت کے قیام کی خوشخبری ہمارے رسول کریم رؤف الرحیم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں عطا فرمائی ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ اس کو بھی اٹھالے گا اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 273 مشکوٰۃ)

مرض الموت میں خلافت کی بشارت

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو عظیم الشان بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ میری وفات کے بعد اللہ تعالیٰ خلافت کو جاری فرمائے گا۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات اور مومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرا جانشین بننے پر راضی ہو جائیں گے حدیث شریف کے الفاظ اس طرح ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ جاؤں تا کہ میرے بعد دوسرے لوگ خلافت کی تمنا کرنے والے اٹھ کھڑے نہ ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ مگر میں نے پھر اس خیال سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے۔
(مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل ابوبکرؓ حدیث 4399)

دوسری قدرت

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آخری زمانہ کا امام مہدی و مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ الٰہی نوشتوں کے عین مطابق تمام پیشگوئیاں آپ کے وجود میں ظہور پذیر ہوئیں اور سعادت مندوں نے آپ کے پیغام پر آمنا و صدقنا عرض کیا اور بیعت کر کے آپ کے ہاتھ پر فروخت ہو گئے۔

1905ء میں آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر رسالہ الوصیت تصنیف فرمایا اور اس میں اپنی وفات کی غمناک خبر ذکر کر کے قدرت ثانیہ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی خوشخبری تحریر فرماتے ہوئے نوید سنائی کہ یہ قدرت دائمی ہوگی۔ اس کا سلسلہ قیامت تک چلے گا اس بشارت کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ ………… (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اس کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی غم کے مارے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم ……یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے

دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا......اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سوتم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 301-304-307)

مامورین تخم ریزی کرنے آتے ہیں

نظام خلافت کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ارشاد فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف کی تعلیم اور سلسلہ رسالت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی رسول اور نبی کو بھیجتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ ایک آدمی دنیا میں آئے اور ایک آواز دے کر واپس چلا جائے۔ بلکہ ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے جس کے لئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ایک انسان کی عمر بہر حال محدود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کے لئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں میں یکے بعد دیگرے اس کے جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں۔ (ماہنامہ خالد ربوہ مئی 1960ء ص 30)

خلیفہ کو مضبوطی سے پکڑ لینا

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام پر سب مومنوں کو یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

پس اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا۔ اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو زمین میں نکل جا۔ خواہ تمہیں موت آ جائے اس حال میں کہ تمہیں درختوں کی جڑیں کھانی پڑیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 حاشیہ کنز العمال ص 11)

(المستدرک علی الصحیحین جلد 4 ص 433)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کی برکات ضرورت اور اہمیت کے بارے بیان فرماتے ہیں۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت و وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ ...... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء ص 1)

نبوتؐ کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ قدرت ثانیہ و خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور فیضان خلافت سے استفادہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

تیرے بغیر روحِ جماعت اداس ہے

اے آفتاب حسن ترے حسن کے بغیر
دنیائے مہر و عشق نہایت اُداس ہے
ربوہ کی سر زمیں میں وہ رونق نہیں رہی
(بیت) اُداس قصرِ خلافت اُداس ہے
منبر پہ تیرے جلوۂ دیدار کے لئے
وہ گردنوں کے اٹھنے کی عادت اُداس ہے
کتنی کسی خطیب کی تقریر ہو عجیب
تیرے بغیر ذوقِ سماعت اُداس ہے
باقی نہیں نماز میں بھی وہ سرور و ذوق
محراب بے قرار امامت اُداس ہے
اے چشمۂ مسرت ارواحِ قدسیاں
تیرے بغیر رُوحِ جماعت اُداس ہے
مجھ کو قسم ہے لذتِ ایامِ وصل کی
اب صابروں کے صبر کی طاقت اُداس ہے
جز وصلِ یار چین میسر نہیں ظفرؔ
اس زندگی کی جو بھی ہے ساعت اُداس ہے

ظفر محمد ظفرؔ

بقیہ از صفحہ 10

اقوام احمدیت کی آغوش میں آئیں گی۔ کیونکہ ان کا دلہا صرف اور صرف خدا کا دین ہے۔

پس کنواری اقوام کے متعلق مذکورہ پیش خبری خلافت احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے یہ پیشگوئی مسیحؑ اول کی صداقت کا ثبوت بھی ہے اور مسیح موعود کی صداقت کا بھی۔ اس کے پورا ہونے کی خبر دیتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

وہ جس نے آنا تھا نوشتوں کے مطابق آدھی رات کو آیا اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مامور ہمیشہ تاریکی کے زمانہ میں ہی آیا کرتے ہیں......اس زمانہ کا مسیح اور آسمانی بادشاہت کا دولہا ایسے ہی وقت میں آیا جبکہ کنواریاں سو چکی تھیں اور ان کی مشعلوں کا تیل ختم ہو چکا تھا سوائے چند کے جنہوں نے ہوشیاری سے تیل محفوظ رکھ چھوڑا تھا اور جو دلہا کے جلوس میں شامل ہوگئیں باقی سب نہ صرف جلوس میں شامل نہیں ہوئیں بلکہ افسوس کہ وہ تمثیل کی کنواریوں کی مانند تیل کی تلاش میں بھی نہیں گئیں اور سوتی ہی رہیں مگر اللہ تعالیٰ کا رحم بہت وسیع ہے گو کہا گیا تھا کہ جو سوتی رہیں ان کے لئے شادی کے گھر کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا لیکن خدا تعالیٰ کے رحم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اک جو اپنی غفلت سے تائب ہو کر دلہا کی طرف قدم اٹھائے اسے قبول کیا جائے تا شیطان کی حکومت کو ختم کیا جائے اور دنیا کا سردار ہمیشہ کے لئے بُعد میں داخل دیا جائے۔

(تحفہ لارڈ ارون ص 19,20)

آپ ساری دنیا کو یہ بشارت دیتے ہیں کہ ابھی داخلہ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ آؤ اور نبی اکرمؐ پر ایمان لا کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جاؤ۔ تمام اقوام عالم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اے مشرق و مغرب کی سرزمینوں کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو کہ آخر وہ دلہا جس کی تم کو انتظار تھی آ گیا۔ آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔ آج تمہارے لئے حسرت واندوہ کا موقع نہیں بلکہ خرمی و شادمانی کا زمانہ ہے مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں تمہارا رب خود چل کر تمہارے گھروں میں آ گیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضامندی کا طالب ہوا۔

آؤ آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جاویں اور اس کی حمد کے ترانے گائیں اور ثناء کے قصیدے پڑھیں اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ یار یگانہ کبھی ہم سے جدا نہ ہو۔

(احمدیت...... ص 271)

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

جوڑائی اینڈ گولی میکرز
ایم وحید جیولرز
صرافہ بازار ڈی بلاک اوکاڑہ
044-2514648
طالب دعا: میاں عبدالوحید
0300-7533438
0345-7506946

کتب نرسری تا ایم اے، سٹیشنری سکول وکالج بیگز، یونیفارم
نیو ظفر بک ڈپو
ظفر اللہ چوک۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
048-3226088,0321-7913696

کتب نرسری تا ایم اے، سٹیشنری ہر قسم سکول وکالج بیگز
دیگر مقابلہ جات کی کتب
ظفر بک ڈپو
اردو بازار۔ سرگودھا
048-3716088,0300-6004209
0300-6026076

کتب نرسری تا ایم اے، سکول وکالج، سٹیشنری
فوٹوسٹیٹ، سکول بیگز
زی مارٹ پلس (نام نیا خدمت گار پرانے)
بالمقابل جامعہ احمدیہ، کالج روڈ ربوہ
047-6211120, 0332-7051839

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
قائم شدہ 1952
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
0092 47 6212515 ربوہ
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو ☆ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
شاہد 0321-5011142
آصف 0321-9502175
حسن 0345-5887638
MY
محمد یعقوب محمد یوسف

شاہد محمود، آصف مسعود، حسن نوید
051-4443262,4446849
ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
دکان نمبر 142، سبزی منڈی سیکٹر I-11/4 اسلام آباد

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

Widezone
INTERNATIONAL
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS
UKAS QUALITY MANAGEMENT 005
ISO 9001:2000 SGS
WRAP CERTIFIED FACTORY
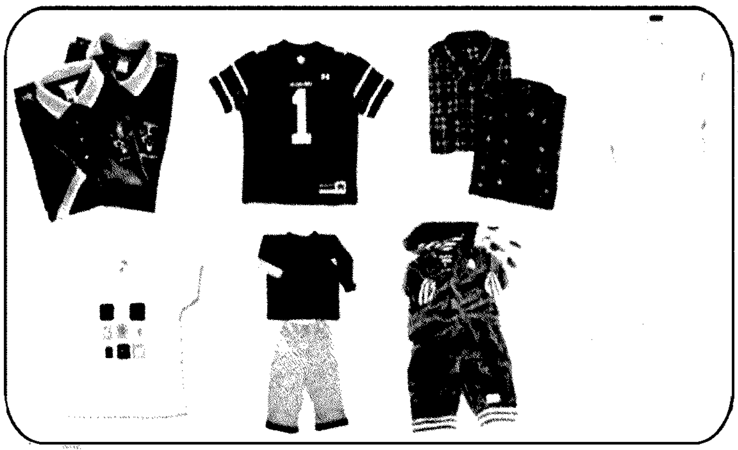
SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696
SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178
P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ
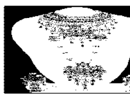
طالب دعا: عمران مقصود
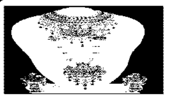
فون شوروم: 052-4594674 موبائل: 0321-6141146

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

جماعت احمدیہ قادیان اور لاہوری جماعت میں کیا فرق ہے؟

خطاب حضرت مرزا طاہر احمد ۔ خلیفۃ المسیح الرابع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 2 جون 1991ء کو ریڈیو پارا سرینام سے "جماعت احمدیہ قادیان اور لاہوری جماعت میں کیا فرق ہے؟" کے موضوع پر لائیو (Live) خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے لئے نصف گھنٹے کا وقت مقرر تھا مگر خطاب کے دوران انتظامیہ نے دس منٹ کا وقت بڑھا دیا اور حضور نے 40 منٹ تک اس اہم موضوع پر جماعت کا مؤقف پیش فرمایا۔ احباب کے استفادہ کے لئے اس خطاب کا ایک حصہ ذیل میں پیش ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے آج یہ موقع مل رہا ہے کہ میں سرینام کے باشندوں سے، خصوصاً ان سے جو اردو زبان کسی حد تک سمجھتے ہیں، آج براہ راست مخاطب ہو رہا ہوں۔

مجھ سے یہ فرمایا گیا ہے کہ یہاں احمدیوں کے دو گروہ ہیں، ایک وہ جو قادیانی کہلاتے ہیں اور ایک وہ جو لاہوری۔ اور نئی نسلوں کے احمدی یعنی چھوٹے بچے جو یہاں پیدا ہوئے ان کو لاہوری اور قادیانی کا زیادہ فرق معلوم نہیں۔ اسی طرح جو دوسرے ہم سے پوچھتے ہیں کہ بتایئے آپ کے دو گروہ کیوں ہو گئے؟ کیوں آپس میں بٹ گئے؟ ان کو ہم پوری طرح تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے آج کے خطاب میں اسی موضوع پر کچھ کہئے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اس اختلاف کا پس منظر یعنی بیک گراؤنڈ، کب سے یہ اختلاف شروع ہوا؟ کیوں ہوا؟ اس کے متعلق میں آپ کے سامنے کچھ گزارشات رکھتا ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی لاہوری اور قادیانی دونوں گروہوں کے نزدیک وہ امام ہیں جن کی پیشگوئی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اس لحاظ سے دونوں گروہ قادیانی بھی اور لاہوری بھی آپ کو وہ امام مہدی مانتے ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔ اسی طرح دونوں گروہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان کو مسیح موعود بھی مانتے ہیں۔ یعنی وہ مسیح جس کے متعلق پیشگوئی فرمائی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں وہ ظاہر ہوگا، نازل ہوگا اور اللہ کے فضل کے ساتھ وہ تمام دنیا میں (دین) کے حق میں جہاد شروع کرے گا۔ یہ تو اتفاقات ہیں، یعنی ان باتوں پر اتفاق ہے۔

حضرت مرزا صاحب کے وصال کے بعد، حضرت مسیح موعود کے فوت ہو جانے پر دونوں گروہوں کے درمیان کوئی اختلاف ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ دونوں متفقہ طور پر اس بات پر راضی ہوئے اور اتفاق کر گئے کہ حضرت مرزا صاحب کے وصال کے بعد جماعت کو ایک امام کی ضرورت ہے جو خلیفۃ المسیح کہلائے گا۔ اور اس لحاظ سے سب سے پہلے خلیفہ، وہ پہلا امام جس کے ہاتھ پر ساری جماعت اکٹھی ہوئی اور بیعت کر کے ان کی اطاعت کو قبول کیا، وہ حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول تھے۔

یاد رکھیئے کہ اس وقت آپس میں کوئی اختلاف خلافت اور امامت کے متعلق نہیں تھا۔ چنانچہ چھ سال تک مسلسل حضرت خلیفۃ المسیح الاول خلافت کے مقام پر فائز رہے، لاہوری احمدی بھی جو بعد میں لاہوری بنے اور قادیانی احمدی بھی جو بعد میں قادیانی کہلاتے ہیں متفقاً آپ کی بیعت میں داخل ہوئے اور آپ کی اطاعت آپ کے آخری سانس تک بجالاتے رہے۔

جب آپ کا وصال ہوا اس وقت یہ اختلاف پیدا ہوا۔ اس وقت اختلاف کی شکل یہ تھی کہ ایک انجمن تھی جو حضرت مسیح موعود نے بنائی تھی اور اس انجمن کو حضرت مسیح موعود نے جانشین بھی قرار دیا۔ دوسری طرف آپ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ میرے جانے کے بعد قدرت ثانیہ آئے گی۔ اور وہ وہ قدرت ہے کہ جب تک میں یہاں تم میں ہوں اس وقت تک وہ قدرت ظاہر نہیں ہوگی۔ لیکن وہ ایک عظیم قدرت ہے جو خدا کی طرف سے میرے وصال کے بعد ظاہر ہوگی اور پھر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

پس جماعت احمدیہ قادیان کے نزدیک خلافت ہی وہ قدرت ثانیہ ہے جس کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی اور جو انجمن کے اوپر فائق تھی۔ اور انجمن کو اس کے تابع کر دیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ تمام احمدی جو انجمن کے ممبر تھے یا نہیں تھے سو فیصدی خلافت اولیٰ یعنی پہلے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کو ثابت کر گئے کہ قدرت ثانیہ خلافت ہی تھی۔ اور قدرت ثانیہ کے مقابل پر انجمن کی حیثیت تابع فرمان کی حیثیت تھی، الگ آزاد حیثیت نہیں تھی۔

پس جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم نورالدین کا وصال ہوا، جب وہ خدا کے حضور واپس حاضر ہوئے تو اختلاف بس اتنا ہی تھا کہ انجمن کے ممبران یہ کہتے تھے کہ ہمارا حق ہے، سارے ممبران نہیں، ان میں چیدہ چیدہ بڑے بڑے حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے بزرگ تھے، وہ اور ان کے ساتھی خواجہ کمال الدین وغیرہ یہ اصرار کر رہے تھے کہ ہمارا حق ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے وارث بنیں اور ہمیں قیادت کے اختیار ہوں، ہماری رہنمائی میں ساری جماعت اپنے قدم آگے بڑھائے۔

دوسرا حصہ جس کو اب قادیانی کہا جاتا ہے ان کا اصرار تھا کہ جو بات طے کرنے والی تھی وہ تو حضرت مسیح موعود کے وصال کے وقت طے کرنے والی تھی۔ جب آپ رخصت ہوئے اس وقت آپ نے قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ وہ قدرت ثانیہ کہاں گئی؟ اگر وہ ظاہر نہیں ہوئی تو کیا آپ کا وعدہ غلط نکلا؟ وہ یقیناً ظاہر ہوئی اور خلافت کی صورت میں ظاہر ہوئی، اور انجمن کے سب ممبروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ خدا کے نزدیک رہنمائی کا حق ایک امام کو حاصل ہوگا جسے جماعت منتخب کرے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا۔

اس پہلو سے جماعت احمدیہ قادیان یہ بات بھی بار بار اپنے بھائیوں کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کا نمونہ ہے جو قیامت تک کے لئے تقلید کے لائق ہے۔ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ نے جو نمونہ پیچھے چھوڑا وہی اس لائق ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد کوئی انجمن قائم نہیں کی گئی۔ بلکہ تمام دنیا جانتی ہے کہ خلافت راشدہ کے ذریعہ روحانی قیادت مسلمانوں کو نصیب ہوئی اور اسی کا وعدہ قرآن کریم میں آیت استخلاف میں دیا گیا تھا۔ پس ہم اپنے بھائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ طریق جو حضور اقدس حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پیچھے چھوڑا جس پر خلفائے راشدین چلے، جس پر تمام صحابہ نے قدم مارے، وہی درست طریق ہے اور روحانی جماعتوں میں قیادت ایک امام کی شکل میں چلا کرتی ہے۔ انجمنوں کے بس کی بات نہیں کہ وہ روحانی قیادت کر سکیں۔ پس یہ ایک زائد دلیل تھی جو جماعت کی طرف سے پیش کی گئی۔

مگر بہر حال وہ انجمن کے سرکردہ ممبران جو ایک بہت بڑا مقام جماعت میں رکھتے تھے، انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ پہلی دفعہ جو بات ہوگئی، ہوگئی۔ ایک خلیفہ کافی ہے۔ اب ہم دوبارہ کسی خلیفہ کی بیعت نہیں کریں گے۔ ہم ہی ہیں جو صاحب اختیار ہیں۔ ہماری قیادت میں ساری جماعت کو آگے بڑھنا ہوگا۔ لیکن جماعت کی اکثریت نے اس خیال کو رد کر دیا اور اگرچہ یہ شروع میں دعویٰ کیا گیا کہ اکثریت انجمن کے ساتھ ہے لیکن حالات نے بتا دیا کہ یہ بات درست نہیں تھی، ورنہ انجمن کو قادیان چھوڑنا نہ پڑتا۔ پس بہت جلد انجمن کے وہ سرکردہ ممبران قادیان کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے اور وہیں سے اپنی قیادت کا نظام جاری کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جو قادیان کے مرکز سے چمٹے رہے ان کو قادیانی کہا جاتا ہے اور جو لوگ لاہور آ گئے ان کو لاہوری کہا جاتا ہے۔

اس اختلاف کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی بیان کی جاتی ہیں جن کو سمجھانا میرا فرض ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اختلاف صرف یہی نہیں تھا بلکہ اور اختلافات بھی تھے۔ عقیدوں کے اختلاف بھی تھے، خاتم النبیین کے مسئلہ پر بھی اختلاف تھا۔ میں یہ اصرار کے ساتھ گزارش کرتا ہوں کہ اختلاف کی تاریخ کو آپ اٹھا کر دیکھ لیجئے جس وقت جماعت قادیان اور جماعت لاہور کا اختلاف ہوا ہے، اس وقت کہیں ختم نبوت کا کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا، عقائد کی اور کوئی بحث نہیں اٹھائی گئی، یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ بنیادی فرق صرف یہی تھا کہ کیا خلافت کا نظام جماعت میں جاری رہے گا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صورت میں جاری ہو چکا تھا یا اسے تبدیل کیا جائے۔

پس جماعت احمدیہ قادیان نے کچھ تبدیل نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ قادیان اسی عقیدہ پر قائم رہی جس عقیدہ کی رو سے خلیفۂ اول کا انتخاب ہوا۔ جماعت احمدیہ قادیان نے مرکز کو بھی نہیں چھوڑا، اسی مرکز پر قائم رہی۔ پس ہمارا یہ مؤقف ہے اور اپنے بھائیوں کو ہم سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور خصوصاً وہ احمدی چھوٹے بچے جو یہاں پیدا ہوئے ان کو میں سمجھا رہا ہوں کہ کیوں یہ اختلاف ہوئے اور ہمارا کیا مؤقف تھا؟ کیا آج تک مؤقف ہے؟

پس ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ روحانی سلسلے اسی طرح چلائے جاتے ہیں جیسے انبیاء کے بعد روحانی سلسلے چلتے ہیں اور وہی سلسلے ہیں جو ہمیشہ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ وہی سنت ہے جس میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے۔ انجمنوں کے ذریعہ روحانی جماعتوں کے نظام نہیں چلا کرتے، بلکہ اس سے اختلافات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کی بجائے جماعتیں تنزل کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

(اس کے بعد حضور نے ختم نبوت کے متعلق جماعتی مؤقف بیان کیا اور پھر فرمایا)

اب ایک اور بات میں آپ کو سمجھاتا چلوں کہ جماعت لاہور کے بعض ممبران جن سے میری گفتگو ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد ایک اور نبی آ جائے۔ میں ان سے کہتا ہوں اس بحث میں نہ پڑیں۔ امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا تو مقدر ہے یا نہیں؟ صرف یہ بحث کریں کہ جو امام مہدی آئے گا اس کا منصب خود آنحضور صلی اللہ علیہ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
یادگار
مجید پکوان سنٹر
روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائیٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Rasheed uddin
0300-4966814
Hall: 047-6216041
Aleem uddin
0300-7713128

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ ● فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ ● تمام سہولیات کے ساتھ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

LEARN
German
LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

MFC ایم ایف سی
فاسٹ فوڈ، برگرز، پیزا، BBQ پاکستانی اور چائنیز کھانے
MASTER
FRIED CHICKEN
A Nice Place to Meet and Eat in
RABWAH
047-6005115
047-6213223
طالب دعا: بشارت احمد خان اقصیٰ روڈ ربوہ

گارڈر، سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ و روغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی سرگودھا
طالب دعا: چوہدری محمود احمد: 048-3713984

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
IFG کی ورائٹی دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345-0343-9166699

Manufacturer & Exporters of Leather Gloves and Leather Accessories.

A Brand Serving the European Market for 30 Years through

Manufacturing & Export of Quality Leather Products.

we are manufacturer & Exporters of all Categories of Leather Gloves
We have our own Tanning and Stitching Units.
If you would like to take advantage of the Services that Billoo Trading Corporation has to offer your Company, Please go to our website at www.billooco.com
Thank. you. We look forward to hearing from you.
Best Regards.

MUAFFAR AHMAD / SAAD KHWAJA / AIZAZ KHWAJA
Billoo Trading. Crop. (est.1979)
P.O.Box 877,Sialkot 51310, Pakistan
Tel Off:+92524593756, Fax Off +92524592086
Cell No:+923338731113
Email:info@billooco.com
Web: www.billooco.com, www.leatherproducts.biz

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں۔
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ
غلہ منڈی گوجر خان
فون آفس: 051-3512074,051-3512068

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
0435301550Fax:042-35301549
E_mail:umerestate786@hotmail.com

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

Safeer Ahmed
0300 9613237
The Trusted Name
NOW Moved To
SIALKOT CANTT

FineArt Jewellers
Deals in Gold, Silver and Diamond Jewellery
Sadar Bazar Sialkot Cantt, Ghanta Ghar Chowk

وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور مسیح موعود کا منصب آپؑ کے ارشادات کے مطابق کیا ہے؟ اگر وہ امتی نبی کا منصب ہے تو اسے ماننا پڑے گا۔

دوسرے میں ان کو ادب کے ساتھ یہ توجہ دلاتا ہوں کہ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ پہلے مجددین کو کیوں امام مہدی نہیں کہا گیا؟ آپ کہتے ہیں مرزا صاحب بھی ایک مجدد ہیں، اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ تو پہلے مجددوں کو آپ مسیح موعود کیوں نہیں مانتے؟ پہلے مجددوں کو امام مہدی کیوں نہیں مانتے؟ کوئی فرق ہے تو آپ فرق کرتے ہیں۔ اس لئے تقویٰ سے کام لیں۔ جو آپ کا عقیدہ ہے دنیا کے خوف سے بے پرواہ ہو کر سچائی سے بیان کریں۔ آپ سب جانتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ گزشتہ سارے مجددین میں سے ایک بھی نہ امام مہدی تھا، نہ مسیح موعود تھا۔ پس جس کو مسیح موعود مان بیٹھے اس کے متعلق وہ لقب کیسے چھین سکتے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

ایک اور بات آپ کو سمجھانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا جو بھی منصب آپ سمجھیں، کم سے کم لاہوری احمدی، قادیانی احمدیوں سے اس بات پر تو سو فیصد متفق ہیں کہ مسیح موعود سچے تھے، جھوٹے انسان نہیں تھے۔ اگر نعوذ باللہ لاہوری ان کو جھوٹا سمجھتے تو مجدد بھی نہ مانتے۔ سچا تو مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر وحی نازل فرماتا تھا۔ آپ سے ہم کلام ہوتا تھا۔ آپ کو سچی رؤیا دکھاتا تھا۔ آپ کو سچے کشوف دکھاتا تھا۔ آپ کو وہ باتیں بتاتا تھا جو غیب کی باتیں ہیں اور وہ باتیں ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی رہیں۔ پس اس بات پر ہم دونوں گروہوں کا سو فیصد اتفاق ہے۔ ایک بھی احمدی ایسا نہیں جو اس سے اختلاف رکھتا ہو۔ حضرت مسیح موعود سچے تھے اور یقیناً سچے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک سچا اگر یہ اعلان کرے کہ خدا نے مجھے ایک بات بتائی ہے جو پوری ہوگئی اور اس طرح پوری ہوگئی، تو سچا ماننے والے کو کیا حق ہے کہ اس سے اختلاف کرے۔

دیکھیں میں پہلے بھی یہ دلیل دے چکا ہوں کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب مسیح موعود کو نبی اللّٰہ کہہ دیا اور مسلم میں یہ حدیث موجود ہے تو جو شخص بھی مسیح موعود کو وہ مسیح موعود سمجھتا ہے جس کی پیشگوئی تھی اس کو یہ حق نہیں ہے کہ نبی اللّٰہ کا انکار کردے۔

اسی طرح اب میں مسیح موعود کے بارے میں ایک بات آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ نے خدا سے خبر پاکر ایک مبشر اولاد کی پیشگوئی فرمائی اور صرف یہی نہیں کہ پیشگوئی فرمائی، یہ اعلان کیا کہ اللہ نے اپنے وعدے کے مطابق وہ نیک اولاد مجھے عطا کردی ہے۔ ایک نظم میں سے ایک دو شعر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تونے دی اور پھر یہ اولاد

اے میرے مولا میں تیرے فضلوں کو یاد کرتا ہوں تو نے خوشخبری دی، اور پھر اس خوشخبری کے نتیجے میں یہ اولاد جو میرے ہاں پیدا ہوچکی ہے یہ اولاد عطا فرمائی۔ اور وعدہ کیا کیا؟

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

یہ اعلان، خدا نے مجھ سے وعدہ کیا کہ یہ ہرگز برباد نہیں ہوں گے۔ جس طرح باغوں میں شمشاد پھولتے پھلتے اور بڑھتے ہیں اس طرح تیری آنکھوں کے سامنے تیری اولاد پھولے گی، پھلے گی۔

پھر ان کے تقویٰ کے متعلق آپ نے کلام کیا اور دعائیں کیں کہ اے خدا مجھے اس حالت میں واپس نہ بلانا کہ میری اولاد تقویٰ پر قائم نہ ہو۔ فرمایا ؎

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

اے خدا! جب تو مجھ واپس بلائے تو یہ توفیق دینا کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کو متقی دیکھوں۔

آپ سچا مانتے ہیں تو یہ مانیں کہ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ فرمایا۔ سچ فرمایا اور آپ کی اولاد جیسا کہ خدا نے فرمایا تھا برباد نہیں ہوئی۔

لیکن عجیب بات ہے کہ اس کے باوجود آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی تمام تر اولاد بغیر استثناء کے کلیۃً برباد ہوگئی۔ یعنی عقیدہ سے ہٹ گئے، سچائی سے ہٹ گئے، ایک نیا مسلک بنالیا اور بربادی کیا ہوتی ہے۔ دنیا کی بربادی تو ایک معمولی بات ہے۔ اصل بربادی تو دین اور روحانیت کی بربادی ہے۔ بعض غیر مبائعین، یعنی ہم انہیں غیر مبائعین کہتے ہیں جنہوں نے خلیفہ کی بیعت نہ کی ہو اور دنیا ان کو لاہوری احمدی کہتی ہے، وہ بعض دفعہ بڑی جرأت کی بات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں دیکھو نوح کی اولاد بھی تو برباد ہوگئی تھی۔ ہم کہتے ہیں نوح کی جس اولاد کی بربادی کی تم بات کرتے ہو اس کے متعلق خدا نے بتایا تھا کہ یہ برباد ہوگی، یہ نہیں فرمایا تھا کہ یہ بچے گی اور پھر وہ برباد ہوگئی۔ میں جس اولاد کی بات کررہا ہوں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود یہ فرمارہے ہیں کہ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تونے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یہ بشارت، یہ خوشخبری، یہ تو میرے دل کی غذا بن گئی۔ یہ بات بالکل اور بات ہے۔ حضرت مسیح موعود کو خدا نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اولاد برباد نہیں ہوگی۔ پھر اس اولاد، اولاد در اولاد، اولاد در اولاد جو سینکڑوں ہزار تک پہنچ گئی، اس میں سے ایک بھی آدمی آپ کے نزدیک ہدایت پر قائم نہیں رہا۔ سوچئے تو سہی، غور تو کریں، استغفار سے کام لیں اور اگر خود ان مسائل کی سمجھ نہیں آتی تو دعا سے کام لیں۔

دیکھئے یہ زمانہ اختلافات کا زمانہ نہیں رہا۔ ہمیں آپس میں مل بیٹھ کر معاملات کو طے کرنا ہے۔ دنیا کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ تمام دنیا کے معاشرے برباد ہو رہے ہیں۔ مسلمان کہلانے والے بھی، ان ملکوں میں جاکر دیکھئے کس گندے حال کو پہنچ چکے ہیں۔ پاکستان سے میں آیا ہوں، ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو پاکستان سے آئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ہندوستان سے آئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کا حال آپ جانتے ہیں۔ اس قدر بدحالت ہوگئی ہے کہ جھوٹ، رشوت، بدکاری، ظلم وستم، بچوں پر ظلم، بیواؤں پر ظلم، یتیموں کا مال کھانا، عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینا روزمرہ کا دستور بن گیا ہے۔ اس حال کو (دین) پہنچ رہا ہے، اختلاف بڑھ رہے ہیں۔ غیر قومیں (-) پر ظلم کررہی ہیں۔ غیر قومیں (-) کو دنیا کے سامنے جاہل، بیوقوف اور اکھڑ، ایسے لوگوں کے طور پر پیش کرتی ہے جن کا مسلک ہی یہ ہے کہ کوئی بات نہ مانے تو تلوار اٹھاؤ اور قتل کردو۔ کوئی بات نہ مانے تو ان کے جہاز اڑادو خواہ اس میں کتنے معصوم مارے جائیں۔ یہ نقشے دنیا میں (-) کے بنائے جارہے ہیں۔ یہ وقت اختلافات کا وقت تو نہیں ہے۔ یہ وقت اکٹھے ہونے کا وقت ہے، (دین) کی خاطر، خدا کی خاطر، دنیا کی بھلائی کی خاطر، دنیا کو ہلاکت سے نجات دینے کی خاطر۔

میں آپ کو کلام اللہ کے پیغام کے ساتھ یہ دعوت دیتا ہوں کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ ...... (آل عمران:65) اے ہمارے بھائیو! اس ایک کلمہ کی طرف لوٹ آؤ جو ہم دونوں کے درمیان واحد ہے، ہم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ آپ بھی مسیح موعود کو سچا مانتے ہیں۔ ہم بھی مسیح موعود کو سچا مانتے ہیں۔ ہم دونوں اس بات پر اتفاق کرجائیں کہ آپ وہ امام تھے جس کے آنے کی خبر حضرت محمد رسول اللہؐ نے عطا فرمائی تھی۔ پس آپ کو جس جس نام سے محمد رسول اللہؐ نے یاد فرمایا، ہم اس نام سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ ہمیں لازم ہے کہ ہم اس حیثیت سے آپ کو امام قبول کریں اور حقیقت یہ ہے کہ غیر احمدی مسلمان بھی جن کو آپ سنی یا شیعہ مسلمان کے طور پر جانتے ہیں وہ بھی درحقیقت مسیح موعود کو نبی اللّٰہ ہی مانتے ہیں۔ وہ بھی درحقیقت امام مہدی کو وہی مقام دیتے ہیں جو میں دے رہا ہوں یا میں سمجھ رہا ہوں۔ جو آپ کو سمجھ میں آجانا چاہیے کہ خدا کا بنایا ہوا امام ہی دراصل نبی ہوتا ہے۔ اگر وہ شریعت نہ لے کے آئے، اگر وہ ایک پہلے کی شریعت پر ہو اور صرف یہی نہیں اس سے بڑھ کر جو محمد رسول اللہؐ کی شریعت کا بھی غلام ہو اور آپؐ کے ہر ہر لفظ کا، آپؐ کی سنت کا، آپؐ کی حدیث کا غلام ہو۔ ایسا تابع فرمان، ایسا امتی نبی حضرت محمد رسول اللہؐ خاتم النّبیین کی امت میں آسکتا ہے اور یہ آیت خاتم النّبیین کے منافی نہیں، بلکہ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت کے عین مطابق ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ...... (النساء:70-71) کہ دیکھو محمد رسول اللہؐ کا مقام کتنا بڑا ہے کہ آج خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرے گا اب سارے انعام اسی کو ملیں گے اور جو محمدؐ رسول اللہ کا سچا غلام ہوگا وہ اپنی غلامی کے مرتبے کے مطابق کیا کیا انعام پاسکتا ہے؟ یہ آیت ان انعامات کو گنواتی ہے۔ پہلا انعام ہے مِنَ النَّبِیّٖنَ۔ پھر فرمایا وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔ وہ نبیوں میں سے ہوگا۔ وہ صدیقوں میں سے ہوگا۔ وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ وہ صالحین میں سے ہوگا۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ پس قرآن تو فرماتا ہے کہ امتی نبی تابع فرمان نبی کے آنے کی گنجائش ہے اور صدیق اور صالح اور شہید بھی امتی ہی ہوں گے، امت سے باہر کوئی انعام باقی نہیں رہا۔ پس میں اسی کی طرف آپ کو بلاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ میرے پیغام کو جو سچے جذبے سے ہے قبول فرمائیں۔ اگر نہیں تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مل بیٹھنے کی توفیق بخشے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ معرفت کی دولت ہر سُو لٹا رہا ہے

ایماں کا اک منادی ہم کو بلا رہا ہے
جن کے ضمیر سوئے ان کو جگا رہا ہے

وہ ہے غلامِ احمد کا جانشیں حقیقی
پکڑے جو اس کا دامن خوشیاں وہ پا رہا ہے

سچا امام لوگو، سچ کا پیام لوگو
دنیا میں ہر جگہ پر سب کو سُنا رہا ہے

منزل بھی دینِ حق ہے رستہ بھی دین حق ہے
بن کر نقیب سب کو یہ گُر بتا رہا ہے

چاہت کے پھول اس کو وہ بھی عطا کرے گا
نفرت کے خار جو بھی رہ میں بچھا رہا ہے

عزم و عمل کی دولت زادِ سفر ہے اس کا
تائید ایزدی سے منزل پہ جا رہا ہے

آؤ نہ ہم بھی حافظؔ کچھ فیض اس سے پالیں
وہ معرفت کی دولت ہر سُو لٹا رہا ہے

ابن کریمؔ

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر
NASIR
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

پرنٹ لان کی بے شمار ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور

ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور
بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل: 0300-4313469

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

گوندل کے ساتھ پچاس سال

★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

طاہر سرجیکل

شوگر میٹر، ہر قسم کی شوگر میٹری کی سٹرپس۔ ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات
ہسپتال فرنیچر، ہسپتال کلاتھ، سلمنگ آلات، ایب کنگ، پروسونا بیلٹ، جاگنگ مشین،
آلہ سماعت، وہیل چیئر، کموڈ چیئر۔
نزد مولا بخش ہسپتال۔ خوشاب روڈ۔ سرگودھا 048-3726395,3001316
طالب دعا: ظہیر احمد طاہر 0333-6781330:

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اظہر ماربل فیکٹری

15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

تمام احمدیوں کو یوم خلافت سلسلہ مبارک

پیچیدہ امراض کی علاج گاہ

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر: 0344-7801578

طیب احمد

First Flight COURIERS (Regd.)

انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

ڈیل ان:۔ ایلومینیم کی سلائیڈنگ ونڈو، ڈورز، فکس پینل فیکٹری ریٹ پر تیار کئے جاتے ہیں

یونین گلاس اینڈ ایلومینیم پوائنٹ

یونیورسٹی روڈ۔ سرگودھا
048-3216585,3225905
0300-6038957،0302-6346199
طالب دعا:۔ محمد اشرف ڈھڈی اینڈ برادرز

AbdulHayee

CrescentBooks & UniformShop

A Complete School Shop
2- Khan Market Near Hafiz Sweets Huma Block Main Road,
Allama Iqbal Town, Lahore. PH:0423-7802419, Cell:0333-4554837

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد
starjewellers@ymail.com

راجوری شوز

محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
مکمل ورائٹی لیڈیز اینڈ جینٹس اور بچگانہ شوز دستیاب ہیں۔
رابطہ نمبر: 0300-5453272

Love For All Hatred For None

تقریب ریسٹورنٹ

اسلام آباد ہائی وے اور لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
پروپرائٹر: چوہدری علی محمد وڑائچ فون 2614001-5

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان
فون آفس: 051-2877085 فیکس: 92-51-2878256
Email:supertailors@hotmail.com

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر

دعا گو: قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنگے ضلع گجرات
اور مجلس خدام الاحمدیہ لنگے ضلع گجرات

خلافت کی گھنیری چھاؤں

چشمۂ راحت رواں ہے دیکھ لو
ہر کوئی اب شادماں ہے دیکھ لو

آرزوؤں کے کنول کھلتے ہیں یاں
یہ حسیں سا گلستاں ہے دیکھ لو

گلشنِ احمد پہ چھائی ہے بہار
اس پہ جنت کا گماں ہے دیکھ لو

اس میں ہے امن و سکون و آشتی
عافیت کا یہ مکاں ہے دیکھ لو

اس خلافت کی گھنیری چھاؤں میں
اک سکون بے کراں ہے دیکھ لو

اس کا چہرہ نور میں ڈوبا ہوا
اک صداقت کا نشاں ہے دیکھ لو

اس کی باتوں میں بلا کی چاشنی
کیا حسیں طرزِ بیاں ہے دیکھ لو

دل کی ہر دھڑکن میں اس کا نام ہے
وہ امیدوں کا جہاں ہے دیکھ لو
اک فقط ہم ہی نہیں اس پر فدا
وہ بھی ہم پر مہرباں ہے دیکھ لو

عبدالصمد قریشی

ہومیو پیتھک، یعنی علاج بالمثل، محفوظ ترین علاج
کشمیر ہومیو پیتھک کی سالہا سال کی مسلسل تحقیق اور تجربات کے بعد جرمن سیل بند ادویات سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر انتہائی کامیاب اور شفاء بخش مرکبات، جدید دور کی جدید ترین ادویات KHC کے مفید ترین مرکبات
کشمیر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رائیونڈ روڈ چوک ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
0300-4833878,0300-4281004

سیل - سیل - سیل
لون کی ہر ورائٹی پر سیل
کاٹن - لیڈیز اینڈ جینٹس سلک اور بیڈ شیٹ کی اعلیٰ ورائٹی بار عایت خرید فرمائیں۔
محمود کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس
اقصیٰ روڈ - ربوہ
طالب دعا: محمد مسعود احمد طارق
047-6211452:
0345-7965783

رضوان فوڈز کے خالص مصالحہ جات زرعی اجناس کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
رضوان فوڈز
چوہدری محمد ابراہیم اینڈ سنز
دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر: 047-6212307

نشاط - گل احمد - ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان - جرمن پوٹینسی دستیاب ہے
الرحمٰن ہومیو سٹور اینڈ کلینک
ڈاکٹر فرحان احمد خاں ڈی ایچ ایم ایس
ڈاکٹر ناصر احمد خاں
مون پلازہ - چنیوٹ بازار - فیصل آباد: 0345-7693179

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcenter@yahoo.com
Interiors
A Faizan Butt

اشفاق سائیکل سٹور کالج روڈ ربوہ
ربوہ کا سب سے سستا سائیکل سٹور
ہر قسم کے سائیکل سہراب، ایگل، پیکو، چائنہ، شہباز (مونٹین بائیک شاک ڈسک بریک، ایلومینیم رم) پرام، واکر، بے بی سائیکل اور سپیئر پارٹس کا با اعتماد مرکز
طالب دعا: شیخ اشفاق احمد - شیخ نوید احمد - شیخ آفاق احمد / موبائل 0333-6704046 0333-6705040
دکان: 047-6213652
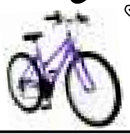
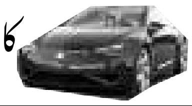
کار کرایہ پر دستیاب ہے

Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.
IELTS
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)
Education Concern®
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
State Bank Licence No 11
EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

Love For All
Hatred For None
محمد شفیق کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹرز
میزان گھی
خیبر اچس
کوہ نور سوپ
کرن گھی
مین بازار گوجر خان 051-3511086,0300-9508024
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالحہ جات، گھی، چینی اور صابن تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

زود جام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

Ahmad Homoeo Clinic
Specialist Skin Liver & Chronic Diseases
Skype:homoeo dr munawar
E-mail:homoeo_dr.munawar@yahoo.com
Mob:0333-6531650
H.Dr. Mirza Munawar Mehmood
D.H.M.S, R.H.M.P
ناغہ بروز جمعہ
Rex City opp Zahoor Plaza, Qabristan Chowk, Satiana Road, Faisalabad

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جنوتھاں ۔ چنیوٹ فون:
047-6332870
0300-7714390

LEGAL MEDICINES
chemists & druggists
under the supervision of the senior most pharmacist of Islamabad
2-A,BLOCK 12-C JINNAH SUPER MARKET
ISLAMABAD PH:051-2651037

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER
Exchange Co,"B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

المبارک جیولرز
چوک دربارے والا
ی بلاک ۔ صرافہ بازار اوکاڑہ
طالب دعا ۔ میاں مبارک احمد 0331-7467452
میاں نوید احمد 0333-6961355:
044-2511355-2521355

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت ۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

SEA SERVICES INTERNATIONAL
INTERNATIONAL FREIGHT FARWARDERS
We Are Providing Best Possible Services To Our Customers
FCL/LCL OCEAN FREIGHT HANDLING
AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT
ROAD TRANSPORTATION
CUSTOM CLEARANCE
CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad
Cell No:03008664795 03008655325
P-34,Chenab Market Susan Road
Madina Town, Faisalabad. Pakistan
T.0092-41-8556070-80-90
D. 0092-41-85034440 F.0092-41-8503430
C. 0300-8664795
Email:ahmad@ssipk.com& rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
فضل عمر ایگریکلچر فارم
زرعی مشورہ جات کے لئے رابطہ کریں۔
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد
0223004981
0300-3303570

TURBO

Premium Plastic Ware

Shezan
NO DRAMA
BUSS ALL PURE
Just
Nature's
Ingredients
ALL PURE Shezan
MANGO Nectar
Rich in vitamins
ALL PURE Shezan
MANGO Nectar
Rich in vitamins
Pakistan Standards